نمبر ۳۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۲۳ رمضان ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

تازہ الہامات

۱- اُرِیکَ مَا اُرِیکَ وَمِنْ عَجَائِبَ مَا یُرْضِیکَ
ترجمہ۔ میں تجھے دکھاؤں گا جو کچھ دکھاؤں گا اور نیز وہ عجائب باتیں دکھاؤں گا جن سے تو خوش ہوگا۔

۲- آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے (یعنی آیندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا)

۳- رَدَّ الیہا روحہا وریحانہا۔
یعنی تمہاری بیوی کیطرف تازگی اور تازہ زندگی واپس گئی۔

۴- وَاِمَّا تَرَیِنَّ اَحَدًا مِّنْہُمْ
اور اگر مخالفین یا معترض میں سے تیرے پاس کوئی آوے (ترین کے اسجگہ یہی معنے ہیں)

۵- انا نبشرک بغلامٍ حلیم۔
ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

۶- ینزل منزل المبارک۔
ترجمہ۔ وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔

۷- ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت۔

۸- ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون
ترجمہ۔ تحقیق اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقوے اختیار کرتے ہیں اور نیکی کرتے ہیں۔

فرمایا بعض متوحش خوابیں بھی ہیں جیسا کہ بعض کو قبرستان میں دفن کیا

ایک گنبد سپید مسلوخ دیکھا معلوم نہیں اسکی حقیقت کیا ہے اور کونسا محل ہے

انوار احمدیہ مشین پریس

آخر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم نے تائید کی اور لیتھو کی مشین قادیان دارالامان میں پہونچکر ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۷ء سے کام کرنے لگی ہے چنانچہ الحکم کا یہ نمبر اسی مشین پر چھاپا گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ چھپائی میں اور بھی صفائی اور خوبی پیدا ہو جانے کی توقع ہے۔ ۲۷ و ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو حضرت حجۃ اللہ علے الارض حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انوار احمدیہ مشین پریس کو کام کرتے ہوئے خدام موجودہ دارالامان کے ساتھ ملاحظہ فرمایا اور از بس محظوظ ہوئے۔

مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے اس کاروبار میں برکت دیگا جو اسی کے فضل پر موقوف ہے خدا کرے کہ یہ سب کاروبار اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہو اور کسی فتنہ اور ابتلا کا باعث نہ ہو۔ اس کے ذریعہ سے وہ کام ہو جس کے لئے خدا نے اپنا مرسل ہم میں نازل کیا ہے۔

اس خوشی کی تقریب پر ایک اشتہار اگلے الحکم میں نکلے گا۔

منیجر

جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کی چٹھی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
جیسا کہ آپ کے اخبار کے ذریعہ سے پہلے ہی احمدی احباب کو مطلع کیا جاتا رہا ہے۔ انجمنوں کا قیام ہر جگہ جہاں کافی تعداد احمدیوں کی موجود ہو نہایت ضروری ہے۔ اسکے متعلق جسقدر تحریک کیگئی تھی اسمیں اب کسیقدر کامیابی کا رنگ نظر آنے لگا ہے۔ فالحمد للہ علٰے ذٰلک۔ قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن طبع کرا کر ہر جگہ احمدی احباب کیخدمت میں بھیجے گئے اور بعض جگہ انجمنیں قائم ہو کر کام شروع ہو گیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے بالفعل حسب ذیل مقامات پر تجربۃً انجمنہائے ضلع قائم کی ہیں اور ان انجمنوں سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں مفصلات کے اندر انجمنیں قائم کر کے رجسٹروں کی تکمیل کریں۔ اور تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اس کام کی تکمیل کی کوشش کریں۔ ذیل کے مقامات پر انجمنہائے ضلع قائم کیگئی ہیں۔

انجمن احمدیہ قادیان دار الامان۔ ضلع گورداسپور کیلئے۔ انجمن احمدیہ کپورتھلہ۔ ریاست کپورتھلہ کیلئے
انجمن احمدیہ سیالکوٹ۔ ضلع سیالکوٹ کیلئے۔ انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ۔ ریاست مالیر کوٹلہ کیلئے
انجمن احمدیہ شملہ۔ ضلع شملہ کیلئے۔ انجمن احمدیہ لاہور۔ ابھی حد مقرر نہیں کیگئی
انجمن احمدیہ کوئٹہ۔ ضلع کوئٹہ وغیرہ کیلئے۔ انجمن احمدیہ پشاور۔ ضلع پشاور کیلئے۔ تحصیل مردان ہوتی شامل نہیں
انجمن احمدیہ مردان۔ تحصیل ہوتی و مردان وغیرہ کیلئے۔ انجمن احمدیہ گجرات۔ ضلع گجرات کیلئے۔
انجمن احمدیہ گوجرانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ کیلئے۔ انجمن احمدیہ بھٹنڈہ۔ ملازمین ریلوے کیلئے
انجمن احمدیہ چندوسی۔ ضلع مراد آباد کیلئے۔ انجمن احمدیہ بنگہ۔ ضلع جالندھر کیلئے
انجمن احمدیہ پٹیالہ۔ ریاست پٹیالہ کیلئے۔ انجمن احمدیہ لکھنؤ۔ ضلع لکھنؤ کے لئے
انجمن احمدیہ مظفر نگر۔ ضلع مظفر نگر و نجیب آباد۔ انجمن احمدیہ کراچی۔ ضلع کراچی کیلئے۔
انجمن احمدیہ منگوئی و مینبو۔ کمشنری منگوئی کیلئے۔ انجمن احمدیہ بستی وریام کملانہ ضلع جھنگ کیلئے
انجمن احمدیہ انبالہ۔ ضلع انبالہ کے لئے۔ انجمن احمدیہ سہارنپور۔ ضلع سہارنپور کیلئے
انجمن احمدیہ الہ آباد۔ ضلع الہ آباد کیلئے۔ انجمن احمدیہ حیدر آباد دکن۔ ریاست حیدر آباد دکن کیلئے

اسوقت جناب کو تکلیف دینے سے میری غرض ایک اور ہی اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک نیک کام شروع ہو کر چھوٹی چھوٹی رکاوٹوں سے یا محض سستی سے وہ رک جاتا ہے میری التماس احمدی احباب اور خصوصاً ان احمدی انجمنوں کیخدمت میں یہ ہے کہ اس کام میں اب کسی روک اور مشکل کی پروانہ کریں بلکہ جس مستعدی کیساتھ اس کو شروع کیا ہے اس سے بھی زیادہ مستعدی اور دینی جوش سے اسکی تکمیل کی کوشش کریں۔ صدر انجمن بھی انشاء اللہ اس کام میں ہر طرح کی امداد کیلئے تیار ہے اور اپنے وعدہ کے مطابق انجمن ہذا نے انجمنہائے ضلع کی خدمتمیں بجٹ اخراجات ۱۹۰۸ء بھیج بھی دیئے ہیں۔ میں صدر انجمن کیطرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کار خیر میں سبقت کر کے ایک نظم قائم کرنا چاہا ہے بالخصوص قابل شکریہ ایڈیٹر صاحب الحکم ہیں جو اس کیلئے اکثر اپنے قیمتی اخبار میں احباب کو توجہ دلاتے رہتے ہیں اور ایسا ہی ایڈیٹر صاحب بدر جو ایڈیٹر صاحب الحکم کیطرح ہر قسم کی قومی تحریکوں میں لگے رہتے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزا۔ اور انجمنوں میں خاص طور پر قابل شکریہ انجمن ضلع سیالکوٹ ہے جسنے اپنے ضلع میں نظم قائم کرنیکو صدر انجمن احمدیہ سے بھی پہلے محسوس کیا۔ اور بہت کچھ ہمت کی اور کر رہے ہیں۔ ہر ایک تجویز میں برکت ڈالنے والا اور اسکو کامیاب کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر انجمن ضلع سیالکوٹ کو نہ صرف بہت سی مفید

اور نیک تجاویز کے پیش کرنے ہی بلکہ ان تجاویز پر عمل کر کے دکھانے میں بھی سبقت لیگئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس جماعت کے ارکین و جملہ افراد کو جزائے خیر دے۔ اسیوقت مجھے ذیل کی مطبوعہ چٹھی میرے مکرم سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن ضلع سیالکوٹ کیطرف سے پہنچی ہے۔ جسکو میں اس غرض سے آپ کے قیمتی اخبار میں طبع ہونے کے لئے بھیجتا ہوں کہ تا اس نمونہ کو دیکھکر دوسری انجمنہائے ضلع بھی عملی کارروائی میں سعی کریں اور جلدی کریں دراصل بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اور یہ کام بڑا اہم ہے اور صدر انجمن احمدیہ کی یہ خواہش ہے کہ تعطیلات دسمبر میں جب احباب جلسہ پر تشریف لاویں تو اسوقت تک انجمنوں کا نظم پوری طرح سے قائم ہو چکا ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ دیگر احمدی انجمنیں عملی کارروائی کی خوشخبری سنا کر بہت جلد خاکسار کو اور صدر انجمن احمدیہ کو مشکور فرماویں گے۔ اور اس جواب کے لئے بہت دیر انتظار میں نہ رکھیں گے اور جن اضلاع سے ابھی تک انجمن ضلع قائم کرنیکی درخواست نہیں آئی وہ بھی اسطرف توجہ فرماویں گے۔ چٹھی موسولہ منجانب سکرٹری صاحب انجمن ضلع سیالکوٹ جو دراصل وہ چٹھی ہے جو انہوں نے اپنے ضلع کے احمدی احباب میں شائع کی ہے۔ ذیل میں درج ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علٰے رسولہ الکریم۔

(۱) اخویم حبی فی اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کیطرف سے ہدایت کیگئی ہے کہ آپکی خدمتمیں اس کارروائی کی اطلاع دیجائے۔ جو اجلاس منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں حسب منشاء قاعدہ (۵) قواعد شاخہائے مرتبہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دربارہ انتخاب عہدہ داران جدید عمل میں آئی ہے سو میں حسب ہدایت طبع شدہ انتخاب کی رودادِ جلسہ منعقدہ ۱۳ اکتوبر کو اس عریضہ کے شامل کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ اس انتخاب عہدہ داران کی اطلاع آپ کیخدمتمیں اسلئے دیجاتی ہے۔ کہ تا آئندہ آپ حسب منشاء قاعدہ نمبر ۱ قواعد شاخہائے اپنی تمام انجمنوں کے ہر قسم کے چندے انجمن ضلع کی معرفت صدر انجمن احمدیہ قادیان کیخدمت میں ارسال کریں۔ اور آئندہ بہ پابندی قواعد جدید کوئی رقم کسی قسم کی براہ راست انجمن احمدیہ صدر قادیان میں ارسال کرنے سے اجتناب کریں تاکہ انتظام مجوزہ صدر احمدیہ قادیان احسن طریق سے حسب منشا قواعد عمل میں آوے۔ آپ قواعد جدید متعلقہ شاخہائے کے قاعدہ نمبر (۶) میں ہر ایک عہدہ دار منتخبہ کے فرایض ملاحظہ کرینگے۔ اور انتخاب طبع شدہ مشمولہ عریضہ ہذا سے آپ کو وہ معزز عہدہ داران معلوم ہونگے جو باتفاق رائے جلسہ منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں مقرر ہوئے ہیں۔ بہ پابندی قواعد جدید آپ کو ضروری ہوگا کہ آپ آئندہ ہر ایک عہدہ دار کے متعلق اس کے فرایض کا لحاظ رکھیں

(۲) نیز مجھے ہدایت کیگئی ہے کہ میں حسب منشاء رزولیوشن نمبر (۱) اجلاس منعقدہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء انجمن ضلع سیالکوٹ آپکی خدمتمیں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کارڈ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء کی نقل پیش کروں جو اپنے مقاصد و اغراض کی تکمیل کیواسطے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انجمن ضلع سیالکوٹ کے پاس ارسال فرمایا ہے

وھو ھذا:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان۔ بخدمت سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سیالکوٹ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (۱) مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے اجلاس ۱۹ منعقدہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء میں بروئے رزولیوشن ۱۵۱ پاس کیا ہے کہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ کو انجمن ضلع مقرر کیا جاوے۔ اسکا علاقہ ضلع سیالکوٹ ہوگا۔ اسلئے بروئے فیصلہ رزولیوشن مذکورہ آپکی خدمتمیں عرض کیا جاتا ہے کہ تعطیلات دسمبر ۱۹۰۷ء سے پہلے پہلے اپنے ضلع میں انجمن کی شاخیں قائم کر کے رجسٹرات مندرجہ قواعد کی تکمیل کریں۔ اور چندہ کی وصولی کریں۔ اور ہر طرح کی تکمیل سے دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرماویں (۲) بروئے قاعدہ ۱۲ قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ قادیان بجٹ اخراجات و آمد صدر انجمن احمدیہ برائے ۱۹۰۸ء ارسال ہے۔ براہ مہربانی حسب قاعدہ مذکورہ بہت جلد اپنے ضلع کی انجمنوں کی رائے کیساتھ واپس ارسال فرماویں والسلام

[illegible] سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء

دُم دار سیارے اور شہاب ثاقب

(رقم زدہ اکبر شاہ خان اکبر احمدی نجیب آبادی ثم قادیانی)

درسِ قرآن مجید میں چند مرتبہ اوستاذنا سیّدنا مولانا حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ مسلمانوں سے بڑھکر کوئی قوم ہئیت و ریاضی کا دعوےٰ نہیں کر سکتی کیونکہ مسلمانوں کی آسمانی کتاب نے متعدد مقامات پر اجرام فلکی اور اُن کے مشاہدہ و حساب کی طرف توجہ دلائی ہے یہ مسلمانوں کی بدنصیبی اور اُن کا اصل مذہب سے بے خبر رہنا ہے جو وہ علم ہئیت اور ریاضی سے ناآشنا ہونے ہی کو اپنے لئے ایک خاص امتیاز تصور کرتے ہیں شاید حکیم الامت کے اسی قسم کے ارشادات کا یہ اثر ہوا کہ میری نسبت یہ معلوم کرنے کے بعد کہ اس کو علم ہئیت سے کچھ تعلق ہے کبھی کبھی نماز عشا کے بعد بورڈنگ ہوس کے بعض نہایت ذہین اور متین لڑکوں نے آسمان پر ستاروں کے نام و مقام مجھ سے دریافت کئے سب سے پہلے شاید پانچ مہینہ میں مَیں نے چند لڑکوں کو اُن کی خواہش پر سہیل یمن آسمان پر دکھایا۔ پھر بنات النعش یعنے دُب اکبر کے ذریعہ سے قطبی ستارہ کی شناخت کا قاعدہ بتایا۔ پھر مئی ۱۹۰۷ء سے جولائی ۱۹۰۷ء تک دو لڑکوں کو مریخ کی عجیب و غریب حرکات یعنے اُس کا اول مغرب کی طرف تیزی سے سفر کرنا پھر یکلخت مشرق کی جانب تیزی سے واپس ہونا مشاہدہ کرایا۔ پھر ایک لڑکے کو صبح کی نماز کے وقت سیریس یعنے کلب الجبار مشہور ستارہ بتایا۔ اُنھیں ایام میں آسمان پر دُم دار سیارہ نمودار ہوا اس لئے ہماری سب کی توجہ اور بھی آسمان کی جانب مبذول ہوگئی۔ یہ اس قسم کی باتیں تالی کلاسوں کے چند شریف الطبع لڑکوں سے نماز عشا یا نماز فجر کے وقت کبھی کبھی اب بھی ہوا کرتی ہیں اس وقت کہ رات کے بارہ بجے کا وقت ہے اور ستارہ سیریس اُفق مشرق سے نمودار ہو چکا ہے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ نیند تو آتی ہی نہیں بورڈنگ کے تمام کمروں میں سناٹا ہے۔ سب سو رہے ہیں اس تنہائی اور اطمینان کے وقت کو غنیمت جانکر لاؤ علم ہئیت کے متعلق ایک الیاد الحبیب عام فہم مضمون لکھ ڈالیں جس میں دقیق اور باریک باتیں نہ ہوں اور الحکم یا بدر جیسے معزز صحائف میں جگہ پانے کے قابل بھی ہو۔ اول توجی میں آیا کہ مریخ کے متعلق الیاد الحبیب مضمون باسانی لکھا جا سکتا ہے پھر جب لکھنے بیٹھا اور لکھتے لکھتے انھیں سطروں تک پہنچا تو خیال بدل گیا۔ دُم دار ستاروں اور شہاب ثاقب کے متعلق مضمون مریخ سے بھی زیادہ دلچسپ اور سلیس معلوم ہوا لہذا مضمون کی پیشانی جو پہلے ہی مریخ لکھ لی تھی کاٹ کر دُم دار سیارے اور شہاب ثاقب لکھ دی۔ دُم دار سیاروں کے ساتھ شہاب ثاقب کی دُم اس لئے لگانی پڑی کہ دونوں کو ایک دوسرے سے کچھ اس قسم کا تعلق ہے کہ تنہا ایک کے بیان میں اس قدر زیادہ لطف نہیں آ سکتا جو دونوں کا ذکر کرنے میں آتا ہے۔ اس وقت میرے بکس میں میری ایک پرانی کاپی ہے جس میں علم ہئیت کے متعلق یادداشتیں لکھی ہوئی ہیں اور ایک چھوٹا سا رسالہ نظام شمسی ہے اور ایک معمولی سی مشہور کتاب اسٹار لینڈ ہے۔ اس مذکورہ بالا سامان اور اپنی قوت حافظہ کی مدد سے یہ مضمون لکھنا شروع کرتا ہوں۔ اگر میرے پاس میری تمام کتابیں اور کافی سامان ہوتا تو شاید اس سے بہتر مضمون لکھ سکتا جو اب لکھ سکوں گا۔

فضائے عالم میں جس قدر سیارے پائے جاتے ہیں اُن میں بعض کے اجسام تو مضبوط اور منجمد ہوتے جیسے زمین یا چاند یا مریخ وغیرہ بعض کے اجسام نرم اور بعض کے رقیق بھی ہوتے ہیں مثلاً مشتری اسپائیٹس وغیرہ سوم دار سیارے عموماً رقیق اور منجمد دونوں اجزاء سے مرکب ہوتے ہیں۔ دُم دار سیارے بھی آفتاب کے گرد گردش کرتے ہیں۔ دوسرے تمام سیارے تو لنڈورے ہوتے ہیں اور ان کے بڑی لمبی شاندار دُم بھی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ دوسرے تمام سیارے اپنے مقررہ راستوں میں آفتاب کے گرد دورہ کرتے اور مقررہ اوقات میں اپنے دورہ کو پورا کر لیتے ہیں۔ لیکن دُم دار سیارے عموماً کچھ ایسے لہری اور بے ہنگم ہوتے ہیں کہ جدہر کو جی چاہتا ہے چلدیتے ہیں کبھی مشتری سے مصافحہ کرنے کے لئے بڑھے چلے گئے اور اُس کے چاروں چاندوں کے بیچ میں ہو کر نکل گئے۔ کبھی دبیر فلک سے جا بچہ کیا اور اپنا سا منہ لیکر چلے آئے کبھی اس بیچاری بوڑھی زمین سے ٹکر لڑنے کو موجود ہوگئے اور قریب پہنچ تو کترا کر اپنی دُم سے زمین کا سر سہلاتے ہوئے نکل گئے۔ اس آوارہ گردی کی وجہ سے ان کے دورے کی ٹھیک تعین نہیں ہو سکتی چنانچہ ہئیت دان لوگ اس بات کی پیشگوئی بہت ہی کم کر سکتے ہیں کہ کب دُم دار سیارہ نمودار ہوگا۔ دوسرے سیارے تو عموماً بیضوی شکل میں آفتاب کے گرد دورہ کرتے ہیں مگر ان کا دورہ عجیب شکل کا ہوتا ہے یعنے تسبیح کے دانے ہاتھ کی انگلیوں کے گرد گردش کرتے ہیں مگر اُن کی گردش اس قسم کی ہوتی ہے کہ ایک طرف تو وہ انگلی سے مَس کرتے ہوئے نکلتے ہیں اور دوسری طرف انگلی سے بہت فاصلہ پر پیچھے کی طرف چلے جاتے ہیں اسی طرح دُم دار سیارے بھی آفتاب کے بہت ہی قریب سے ہو کر اُس کے گرد ہوتے ہوئے دوسری طرف اتنی دور چلے جاتے ہیں کہ دوربین کے ذریعہ سے بھی نظر نہیں آ سکتے اور سیکڑوں برس تک غائب رہتے ہیں۔ پھر یکلخت تیزی سے آفتاب کی طرف آتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ خیال صحیح معلوم ہوتا ہے کہ دُم دار سیارے ہمارے اس نظام شمسی کی حد سے باہر کسی دوسرے آفتاب کی سرحد میں بھی چلے جاتے ہیں اور ہمارے نظام شمسی کی بہت سی تاثیرات دوسرے نظام میں اور اس دوسرے نظام کی تاثیرات ہمارے نظام میں لاتے ہیں اور اس طرح گویا ڈاک کے ہرکارے یا پیغام رساں کی طرح اثر رسانی کا کام کرتے ہیں یہ بھی ممکن ہے کہ یہ دُم دار سیارے جو بعض سیکڑوں ہزاروں برسوں کے بعد لوٹ کر آتے ہیں کسی اکیلی آفتابوں کے گرد گھوم گھام کر آتے ہوں بعض دُم دار سیارے ایسے بھی ہیں جو مقررہ اوقات میں آفتاب کے گرد اپنا دورہ پورا کر لیتے ہیں اور اسی وجہ سے اُن کے نمودار ہونیکے اوقات بھی مقرر ہیں۔ ایسے پابند اوقات دُم دار سیاروں میں سب سے زیادہ شاندار اور معزز ہیلے کا دُم دار سیارہ ہے جو کبھی ۷۵ کبھی ۷۶ کبھی ۷۷ برس کے بعد نمودار ہوا کرتا ہے۔ ہیلے ایک ہئیت دان کا نام تھا اُس نے ۱۶۸۲ء میں جبکہ یہ نمودار ہوا تھا اس سیارہ کی گردش کے باقاعدہ ہونے کا حال تحقیق کیا تھا اسی لئے یہ ہیلے کا دُم دار سیارہ مشہور ہے۔ کتب تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۴۵۶ء ۱۵۳۱ء ۱۶۰۷ء ۱۶۸۲ء ۱۷۵۹ء ۱۸۳۵ء میں شاندار دُم دار تارے نمودار ہوئے۔ حقیقت میں وہ ایک ہی ہیلے کا دُم دار سیارہ تھا جو اپنے مقررہ اوقات میں نمودار ہوتا رہا۔ اس لئے اب ہم کو ۱۹۱۰ء کے قریب زمانہ میں پھر اُس کے نمودار ہونے کا انتظار کرنا چاہئے۔ ایسے دُم دار سیارے جن کی نسبت قوی خیال ہے کہ وہ بڑے ہی جہاں گشت اور بہت سے بزرگوں کے مرید یعنے کئی آفتابوں کے گرد طواف کرنیوالے اور بہت سے نظاموں کی خبر لانیوالے ہیں اُن میں سے ایک وہ دُم دار سیارہ تھا جو

۱۶۸۰ء میں نمودار ہوا تھا (اس کا بیان آگے بھی آئے گا)۔ ایسے چھوٹے دُم دار سیارے جو مقررہ اوقات میں اپنا دورہ آفتاب کے گرد پورا کرتے ہیں مگر بغیر دوربین کی مدد کے بآسانی نظر نہیں آسکتے اُن میں انکھے کا دُم دار سیارہ زیادہ مشہور ہے جو تقریباً تین سال میں اپنا ایک دورہ پورا کرتا اور تین برس کے بعد بذریعہ دوربین نظر آتا ہے۔ اُن چھوٹے دُم دار سیاروں میں جو بیچارے فوت ہو چکے ہیں سب سے زیادہ مشہور بیلا کا دُم دار سیارہ ہے۔ بیلا ایک ہیئت دان کا نام ہے جس نے یہ دُم دار سیارہ دریافت کیا تھا۔ یہ سیارہ بھی دوربین کے ذریعہ سے دیکھا جاتا تھا اور ساڑھے سات برس میں اپنی گردش آفتاب کے گرد پوری کر لیتا تھا۔ ۱۸۶۵ء میں ہیئت دانوں کو آخری مرتبہ اُس جان نثار کی صورت دیکھنی نصیب ہوئی تھی ۱۸۷۲ء میں جبکہ اُس کا انتظار تھا تو ٹھیک اُسی مقررہ وقت پر اُسی کے راستہ پر اُسی کے آنیکی سمت سے چھوٹے چھوٹے بہت سے ٹکڑوں یا ریزوں کا ایک غول آتا ہوا نظر آیا اور بیلا کا البیلا دُم دار کہیں نظر نہ آیا۔ بات یہ ہوئی کہ کہیں راستہ میں اُس کی کسی زبردست سیارے سے مٹھ بھیڑ ہو گئی اور دُم دار سیارہ اُس سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو گیا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے بعد بھی اُس کے ریزوں میں وہی گردش برابر قائم رہی اور وہ ہمکو اُسی راستہ میں بجائے دُم دار سیارے کے ۱۸۷۲ء میں نظر آئے۔ پھر انھیں ٹکڑوں میں سے اکثر کو ہماری زمین نے اپنی طرف کھینچ لیا جس سے شہاب ثاقب کی کثرت کا وہ عظیم الشان نظارہ دکھائی دیا جس نے دُنیا کے تمام ہیئت دانوں کو حیران و مبہوت بنا دیا تھا اور وہی ہمارے سید و مولیٰ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا زمانہ تھا (شہاب ثاقب دُم دار سیاروں کے ٹکڑے ہوتے ہیں یہ بات آگے چلکر بخوبی سمجھ میں آجائے گی)۔ دُم دار سیاروں کی مختصر سی ہسٹری جو اس وقت میں لکھ سکتا ہوں یہ ہے۔

۱۴۵۶ء میں ہیلے کا دُم دار سیارہ بہلول خان لودی کے زمانہ میں جبکہ بہلول خان اور سلطان الشرق (سلطان جونپور) کے درمیان میدان کارزار گرم تھا نمودار ہوا اور زمین کے اس قدر قریب آگیا کہ چاند اور زمین کی درمیان حائل ہو کر چاند کو نظر سے چھپا دیا تھا۔

۱۵۳۱ء میں ہیلے کا دُم دار سیارہ ہمایوں کے زمانہ میں جبکہ بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے ملک مالوہ فتح کر کے اپنی سلطنت کو وسیع کیا تھا نمودار ہوا۔

۱۶۰۷ء میں ہیلے کا دُم دار سیارہ جہانگیر کے زمانہ میں نمودار ہوا جبکہ ملک بنگالہ میں ایک قسم کی طائف الملوکی ہو رہی تھی اور جنگ و پیکار کا بازار خوب گرم تھا۔

۱۶۸۰ء میں اورنگ زیب کے عہد میں ایک نہایت شاندار اور تمام تاریخی دُم دار سیاروں میں سب سے زیادہ عجیب و غریب دُمدار سیارہ نمودار ہوا۔ اُسی سال سیواجی مرہٹہ لقمہ نہنگ اجل ہوا۔ یہ دُم دار سیارہ چار مہینے تک نمودار رہا تھا اس کی رفتار فی منٹ ۱۵ ہزار میل تھی یعنے تقریباً ڈیڑھ منٹ میں وہ ہماری زمین کے گرد پورا چکر لگا سکتا تھا۔ یہ سیارہ ۱۱۰۶ء میں بھی نمودار ہوا تھا۔ ۱۶۸۰ء میں پانسو پچھتر (۵۷۵) برس کے بعد اپنا ایک دورہ پورا کر کے آیا تھا۔ اس دُم دار سیارہ کی نسبت خیال ہے کہ یہ ہمارے آفتاب کے سوا اور بھی دوسرے آفتابوں کے گرد چکر لگایا کرتا ہے

وہ نہایت تیزی کے ساتھ ہمارے نظام شمسی کی حدود میں داخل ہوا اور آفتاب کی طرف بڑھا چلا گیا حتیٰ کہ آفتاب کے آدھے قطر کے فاصلہ پر آفتاب کے قریب پہنچکر عطارد کے دورہ کے درمیان آفتاب کے گرد پھرنا شروع کیا پھر یکلخت وہاں سے ایسا نوک دُم بھاگا کہ ہمارے نظام شمسی کی حدود سے باہر چلا گیا اور غائب ہو گیا۔ خدا جانے اس وقت وہ کہاں گشت کر رہا ہوگا اور کون سے آفتاب کی حدود میں ہوگا۔ اسحٰق نیوٹن نے حساب لگا کر معلوم کیا تھا کہ جس وقت وہ سورج سے بہت ہی قریب تھا اُس وقت اُس کی حرارت گرم لوہے سے دو ہزار درجے زیادہ تھی۔

۱۶۸۲ء میں ہیلے کا دُم دار سیارہ اورنگ زیب کے عہد میں نمودار ہوا۔ اسی مرتبہ ہیلے نے اُس کی آمد کے زمانہ کا باقاعدہ ہونا معلوم کیا۔

۱۷۵۹ء میں ہیلے کا دُم دار سیارہ عالمگیر ثانی کے عہد میں نمودار ہوا اور اس سال غازی الدین نے اپنی چالاکیوں اور ریشہ دوانیوں سے ہند کے اکثر صوبوں میں بڑی بدامنی پیدا کر رکھی تھی۔

۱۷۷۰ء میں ایک بڑا تیز رو شاندار دُم دار نمودار ہوا وہ جب آفتاب کی قدمبوسی سے فارغ ہو کر واپس جا رہا تھا تو زمین کے اسقدر قریب ہو کر گذرا کہ زمین کی کشش نے اُس کی رفتار کو سُست کر دیا تھا لیکن جب کشش زمین کے پنجہ سے بچکر تیزی کیساتھ بھاگا تو سیدھا مسماۃ مشتری کے گھر میں جا گھسا مشتری کے گرد اُس کے چار چاند برابر گشت کرتے رہتے ہیں یہ دُم دار اُن کے بیچ میں جا گھسا تو تھا بیڈھب مگر کچھ ایسا چالاک اور گرگ باران دیدہ تھا کہ اُن چاروں کے بیچ میں سے اودھر اُدھر کترا کر اور دُم دبا کر صاف بچکر نکل آیا ورنہ مشتری کے چاروں چوکیدار ایسے تنومند ہیں کہ اُن میں سے کسی ایک ہی کا مُکا اُسکے سر پر لگتا تو کھوپڑی پاش پاش ہو جاتی۔ اسی سال امیر الامراء نواب نجیب الدولہ کا جو پانی پت کی لڑائی اور عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی کے انتقال کے بعد آٹھ نو برس سے دہلی میں حکومت کر رہا تھا انتقال ہوا اور شہزادہ عالی گہر الہ آباد سے آکر دہلی کے تخت پر بیٹھا اور شاہ عالم لقب اختیار کیا۔ اسی سال ملک بنگالہ میں ایسا عظیم الشان قحط پڑا کہ ایک تہائی باشندے فاقوں کے مارے مر گئے۔

۱۸۰۷ء میں ایک دُم دار اکبر ثانی بادشاہ دہلی اور ارل آف منٹو وائسرائے کے زمانہ میں نمودار ہوا جس کی دُم کی لمبائی نوے لاکھ میل تھی۔

۱۸۳۵ء میں ہیلے کا دُم دار سیارہ نمودار ہوا۔

۱۸۵۸ء میں جبکہ ہند سے عظیم الشان بغاوت کا فتنہ فرو ہو رہا تھا ایک نہایت شاندار دُم دار نمودار ہوا تھا اسی سال ملک ہند کمپنی کے قبضہ سے نکلکر بادشاہت انگلستان کے قبضہ میں آیا۔

۱۸۶۱ء میں ایک دُم دار نمودار ہوا جو ۱۸۵۸ء والے دُمدار سے چھوٹا تھا اُس نے ہماری زمین سے ٹکر کھانی چاہی تھی اُسکی دُم کے اندر دو گھنٹہ تک ہماری زمین رہی تھی بہ خیر گذری کہ اس کا ٹھوس اور مضبوط حصہ یعنے سر بچ گیا تھا ورنہ خدا جانے کیا آفت برپا ہوتی؟ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ اُس کی دُم سے زمین یا زمین والونکو کوئی کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا تھا۔ اسی سال لارڈ کیننگ نے اسٹار آف انڈیا کا خطاب قائم کیا تھا۔ اسی سال شاہزادہ البرٹ اور ابوظفر سراج بہادر شاہ نے وفات پائی۔

۱۸۸۲ء میں ایک نہایت ہی شاندار دُم دار نمودار ہوا تھا جسکی دُم اُنیس کروڑ میل لانبی تھی اسی سال کی ۱۷ ستمبر کو وہ ہماری زمین اور آفتاب کے بیچ میں اس طرح ہو کر گذرا تھا کہ آفتاب اور وہ دُمدار اور ہماری زمین تینوں ایک خط مستقیم میں تھے۔ وہ رستہ میں اپنے بہت سے اجزا بکھیرتا جاتا تھا اُن اجزا کو ایکدوسرے سے کوئی تعلق نہ تھا مگر سب علیحدہ علیحدہ اپنا

اپنا سفر طے کرتے چلے جاتے تھے۔ اُس دُم دار کا سر ایک نہیں تھا بلکہ پانچ چھ چھوٹے چھوٹے تارے اسطرح جڑے ہوئے معلوم ہوتے تھے جیسے ایک لڑی میں موتی پاس پاس جڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ میری عمر اُس وقت تقریباً تین سال کی تھی میں اپنی نانی صاحبہ مرحومہ کے پاس اندر کے دالان میں رات کو سویا کرتا تھا ایک روز صبح ۴ بجے کے قریب جبکہ لوگ نماز فجر کی تیاریاں کر رہے تھے میں بھی بیدار ہو گیا اور اُٹھکر نانی صاحبہ کے ہمراہ باہر صحن میں چلا آیا اُسوقت میں نے آسمان کے مشرقی حصہ میں عمر بھر میں پہلی مرتبہ دُم دار تارا دیکھا یہ نظارہ میرے لئے نہایت عجیب اور ہیبت ناک نظارہ تھا جو مجھکو نہایت اچھی طرح سے ابتک یاد ہے۔ بس پھر اُسکے بعد میں نے اُس کو کبھی دوبارہ نہیں دیکھا۔ اسوقت اگر وہی دُم دار یا اُسیطرح کوئی دوسرا شاندار دُم دار نظر آئے تو میں اُس کو بڑی دلچسپی کیساتھ راتوں کو اُٹھ اُٹھکر دیکھا کروں۔ ایک اور دُم دار جس کی دو دمیں تھیں اسی کے قریب زمانہ میں نمودار ہوا تھا جو ستارہ ذوالسنین کے نام سے مشہور ہے۔ مجھکو اسوقت اُس کے نمودار ہونے کی صحیح تاریخ اور ماہ و سال یاد نہیں۔ مدراس بمبئی وغیرہ بہت سے مقامات میں دیکھا گیا تھا اور اُس زمانہ کے اخبارات میں اُسکا ذکر شائع ہوا تھا۔ یہ وہی ذوالسنین ستارہ تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی نمودار ہوا تھا۔

۱۹۰۷ء میں یعنے اسی سال جو دُم دار نمودار ہوا تھا اگرچہ اُس کی دم بھی شیطان کی آنت کی طرح بہت طویل تھی مگر یہ کچھ شاندار نہ تھا اور ۱۸۸۲ء والے دُم دار کی گرد کو بھی نہ پہنچتا تھا۔

۱۹۱۱ء میں پھر ہیلے کے دُم دار سیارے کے نمودار ہونے کا انتظار ہے۔ دُم دار سیارے جس قدر آفتاب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں اُسی قدر اُنکی دم طویل اور شاندار ہو جاتی ہے۔ دُم دار تارہ کی دم اُس کی رفتار کی سیدھ میں پیچھے کو نہیں ہوتی دُم دار تارہ چاہے کسی سمت کو جاتا ہو مگر جس سمت میں آفتاب ہوتا ہے اُس کے مخالف سمت میں اُس کی دم ہوتی ہے۔ دُم دار سیاروں میں عموماً کاربن سوڈیم اور لوہا یا اجزا ضرور ہوتے ہیں۔ حرارت آفتاب سے کاربن اور اُس کے رقیق اجزا پگھل کر اور بھاپ بن کر اُڑتے ہیں وہی اُس کی دم ہوتی ہے۔ جُوں جُوں وہ آفتاب کے قریب آتا جاتا ہے حرارت آفتاب تیز ہوتی جاتی ہے اور لوہا وغیرہ تمام اجزا بھاپ بن کر اُڑنے لگتے اور اُس کی دم کو شاندار بناتے جاتے ہیں۔ پھر جب آفتاب سے فاصلہ زیادہ ہوتا جاتا ہے تو دُم بھی گھٹتی جاتی ہے۔ ہمارے نظام شمسی میں اول عطارد اُس کے بعد زہرہ پھر زمین پھر مریخ پھر مشتری وغیرہ کے دورے ہیں ان تمام سیاروں کے دوروں میں ایک خاص اندازہ کی موافق فصل ہے مگر مریخ اور مشتری کے دوروں کے درمیان اسقدر زیادہ فاصلہ ہے کہ خواہ نخواہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ انکے درمیان میں ایک سیارہ اور ہونا چاہیئے۔ اسی خیال نے ہیئت دانوں کی توجہ اسطرف مبذول کی کہ وہ ان دونوں کے درمیان میں کوئی سیارہ تلاش کریں چنانچہ بڑی کوششوں کے بعد۔ پالس۔ جونو۔ وسٹا وغیرہ چار نہایت چھوٹے چھوٹے سیارے ملے۔ اعلےٰ درجہ کے ہیئت دانوں کا خیال ہے کہ یہ چاروں سیارے کسی ایک بڑے سیارے کے ٹکڑے ہیں جو کسی سیارے سے ٹکرا کر یا اور کسی وجہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ دُم دار سیاروں میں اس طرح ٹکرا کر ٹوٹ جانے کا احتمال سب سے زیادہ ہے چنانچہ وہ اکثر ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں جیسا کہ پہلے بیلا کے دُم دار کا حال بیان ہو چکا ہے۔ معمولی سیارے یا دُم دار سیارے جب ٹوٹتے ہیں تو اُن کے ٹکڑوں میں بھی وہی گردش وہی حرکت اور وہی تمام ادائیں باقی رہتی ہیں جو سالم سیارہ میں ہوتی ہیں۔ معمولی سیاروں کے ٹکڑے تو اپنے اپنے مقررہ دوروں میں باقاعدہ گردش کرتے ہیں (مثلاً پالس۔ جونو وغیرہ) کیونکہ سیارے باقاعدہ گردش کے عادی ہیں۔ مگر دُم دار سیارے چونکہ ہمیشہ ٹیڑھے راستوں میں چلنے کے عادی ہوتے ہیں اس لئے ٹوٹنے کے بعد اُن کے ننھے ننھے بچے بھی اُنھیں کی طرح شتر بے مہار کی مانند بادہوائی پھرتے رہتے ہیں۔ اول تو عرصہ دراز کے بعد دُم دار سیارہ اپنی دُم کے ذریعہ سے اپنے مادہ کو کم کرتا کرتا خود ہی چھوٹا اور تاریک ہو جاتا ہے پھر جب ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے تو اُن ٹکڑوں میں کوئی دُم وغیرہ باقی نہیں رہتی منجمد مادہ کے تو ٹکڑے ہو جاتے ہیں رقیق اور دُم بنانے والا مادہ فضا میں منتشر یا اُن ٹکڑوں میں جذب ہو کر نابود ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی بڑا دُم دار سیارہ ٹوٹتا ہے تو اُس کے نہایت بڑے بڑے ٹکڑوں میں دُم بھی تقسیم ہو جاتی ہے اور ہر ایک ٹکڑا ایک چھوٹا سا دُم دار سیارہ بن جاتا ہے مثلاً ۱۸۸۲ء میں نمودار ہونے والے تارے کے وہ چند ٹکڑے جو لڑی کے موتیوں کی طرح معلوم ہوتے تھے اگر کسی صدمہ سے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تو ظن غالب ہے کہ اُن میں سے ہر ایک ٹکڑا ایک چھوٹا سا دُم دار بن جائیگا۔ ہیئت دان اس بات سے واقف ہیں کہ بعض اوقات دوربین کے ذریعہ سے دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے کئی کئی دُم دار سیاروں کا ایک غول آفتاب کی طرف آتا ہوا نظر آتا ہے وہ تمام چھوٹے چھوٹے دُم دار سیارے جو ایک ساتھ ہی پاس پاس سفر کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں یقیناً کسی ایک بڑے دُم دار سیارے کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ دُم دار سیاروں کے لاتعداد اور نہایت چھوٹے چھوٹے تاریک ٹکڑے جو اکثر کئی کئی پونڈ کے وزنی ہوتے ہیں فضا میں آوارہ پھرتے رہتے ہیں۔ زمین کے چاروں طرف کئی سو میل بلند ہوا کا ایک غلاف لپٹا ہوا ہے۔ اُن ٹکڑوں میں سے جب کوئی کمبختی کا مارا زمین کے قریب ہو کر گذرتا ہے تو زمین اُس کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ ایسے ٹکڑوں کی رفتار عموماً بندوق کی گولی کی رفتار سے سو گنی زیادہ تیز ہوتی ہے اُنکی اپنی رفتار پر جب زمین کی کشش کا اثر ہوتا ہے تو وہ زمین کیطرف اُسی تیزی سے متوجہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن عمودی حالت میں زمین کی طرف نہیں آتے۔ ہاں اگر اُنکی اپنی ذاتی رفتار کا کسی جانب کو میلان نہ ہوتا تو بے شک وہ زمین پر عمودی حالت میں گرتے ہوئے معلوم ہوتے۔ وہ جب ہوا کے سمندر کو غضبناک تیزی سے طے کرنے لگتے ہیں تو ہوا کے ذرات کی رگڑ سے کاربن۔ لوہا وغیرہ جن سے وہ مرکب ہوتے ہیں اول گرم ہوتے ہیں پھر سرخ انگارے کی مانند ہو جاتے ہیں پھر حرارت کی زیادتی سے سفید ہو جاتے ہیں پھر رقیق پھر ہوائی شکل میں بن کر اکثر زمین تک پہنچنے سے پہلے ہی ہوا میں مل جاتے ہیں اور انھیں کو شہاب ثاقب کہتے ہیں۔ یہاں یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ لوہے کے پگھلنے اور ہوائی شکل میں تبدیل ہو جانے کیلئے تو نہایت ہی سخت حرارت کی ضرورت ہے ہوا میں اس قدر حرارت کہاں سے آتی ہے۔ اس کا جواب باآسانی اس طرح سمجھ میں آسکتا ہے کہ بندوق کی گولی جب نشانے پر جا کر لگتی ہے تو فوراً اُس کو چھونے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ گرم ہے اُس کی تمام حرارت باروت کے جلنے سے تو ہے نہیں کیونکہ جب باروت مشتعل ہوئی تو اُس کے بعد گولی اُس مشتعل باروت کی مصاحبت میں اس قدر کم عرصہ تک رہی کہ جس کا تصور بھی مشکل ہو سکتا ہے اتنی دیر میں سیسہ کی گولی ایک طرف سے دوسری طرف تک تمام گرم نہیں ہو سکتی

دراصل گولی کی وہ گرمی بندوق کی نال اور ہوا کی رگڑ کے باعث سے ہے فرض کرو کہ بندوق سے نشانہ تک کا فاصلہ طے کرنے میں ہوا کی رگڑ سے گولی میں صرف ایک درجہ حرارت پیدا ہوتی ہے تو شہاب ثاقب کی رفتار چونکہ بندوق کی گولی سے سو گنی زیادہ ہے لہذا اُس میں ۱۰۰×۱۰۰ یعنے دس ہزار درجے حرارت پیدا ہو جائے گی اور دس ہزار درجے کی حرارت لوہے کو پگھلا کر ہوائی شکل میں تبدیل کر دینے کے لئے کافی ہے۔ بعض اوقات شہاب ثاقب کے کچھ جلے ہوئے حصے راکھ کی شکل میں زمین پر گرتے ہیں چنانچہ یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء کو جب میں نجیب آباد گیا تھا تو وہاں میں نے نانی مولوی حکیم منور علی صاحب سے سُنا کہ چند روز ہوئے ایک شہاب ثاقب نمودار ہوا اور اُس کے کسی قدر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بشکل خاکستر نواب میاں جان خاں کے صحن میں گرے اور کئی شخصوں نے اُن کو دیکھا۔ اگر ہوا اس طرح رستہ ہی میں ان آسمانی گولوں کا کام تمام نہ کر دیا کرتی تو زمین پر رہنے والے جاندار ہمیشہ سخت اندیشہ اور خطرہ کی حالت میں رہتے اور اکثر ان کا نشانہ بنا کرتے نجم الثاقب کے ساتھ ان کل نفس لما علیہا حافظ نے اس وقت مجھکو بڑا ہی لطف دیا۔ شہاب ثاقب کے ذرات جو ہوا میں مل جاتے ہیں ہوا کو کثیف کرتے ہیں اور جب ان کی کثرت ہوتی ہے تو ہوا زیادہ کثیف ہو کر بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ حکمائے متقدمین بھی شہاب ثاقب کی کثرت کو امراض وبائی کا موجب خیال کرتے تھے علم ہیئت کے عجائب و غرائب پر غور کرنے سے اُس ورار الوراء ذات باری تعالیٰ کی اس قدر عظمت و جبروت انسان کے دل پر طاری ہوتی ہے اور مومن کے ایمان میں اس قدر ترقی ہوتی ہے کہ جس کا اظہار دشوار ہے۔ شہاب ثاقب کے متعلق مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نہایت مشہور و معروف کتاب آئینہ کمالات اسلام میں ایسی عجیب بحث لکھی ہے جو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے اس وقت اگر میرے پاس آئینہ کمالات اسلام کا وہ حاشیہ جو والسماء والطارق کے متعلق کتاب مذکور کے ابتدائی جزوں میں ہے ضرور مطالعہ کریں۔

۱۳ نومبر ۱۹۰۷ء کو زمین گردش کرتے کرتے ایک ایسے مقام پر پہنچنے والی ہے جہاں اس کو بہت سے شہاب ثاقب ملنے ممکن ہیں۔ اس لئے ۱۳ نومبر کی شب میں آسمان پر غیر معمولی طور سے تارے ٹوٹنے کا تماشا نظر آئے تو عجب نہیں۔

آسمان میں جب دُم دار سیارے نمودار ہوتے ہیں یا شہاب ثاقب کی کثرت ہوتی ہے تو دنیا پر بھی کوئی نہ کوئی غیر معمولی حادثہ واقع ہوتا ہے یا کسی عظیم الشان شخص کا ظہور ہونے والا ہوتا ہے۔ یعنے جب خدا تعالےٰ آسمان پر غیر معمولی نظارے دکھاتا ہے تو زمین پر بھی عظیم الشان حیرت انگیز واقعات ظاہر فرماتا ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے وقت آسمان پر عجیب و غریب ستارے اور ایک ذوالسنین نمودار ہوا تھا۔ وہی ذوالسنین مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت دُنیا کے اکثر مقامات پر دیکھا گیا۔ حضرت نبی کریم سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت بھی آسمان پر بڑی کثرت سے شہاب ثاقب ٹوٹتے ہوئے نظر آئے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت بھی ایسی ہی کثرت سے ۱۸۸۲ء میں شہاب ثاقب نظر آئے تھے جن کا ذکر بیلا کے دُم دار سیارے کے بیان میں پہلے بھی ہو چکا ہے۔ خدا تعالےٰ کی عظمت اور اُس کے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کس قدر دل پر چھا جاتی ہے جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنی سنت پوری کرنے (جو وہ مامورین کی بعثت کے وقت کیا کرتا ہے) یعنے غیر معمولی شہاب ثاقب کی کثرت دکھلانے کے لئے ایک مشہور و معروف دُم دار سیارہ کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا اور تمام ہیئت دانوں کو ششدر و حیران بنا دیا سو خدا کہ جس نے اپنے مامور کی نشانی کے لئے عظیم الشان اجرام سماوی کے تہ و بالا کر دینے اور توڑ ڈالنے میں دریغ نہیں فرمایا کیا ان زمینی متکبروں کے (جو مسیح موعود کے دشمن ہیں) سر کچل ڈالنے اور اپنے مامور کی صداقت پر صداقت دکھلانے میں دریغ فرما سکتا ہے؟

صبح کو رمضان المبارک کی تیرھویں تاریخ ہے۔ صبح کے وقت نکلنے والے ستارے اُفق مشرق سے سر نکال کر جھانکنے لگے ہیں میں اب سحری کے چند لقمے کھاتا ہوں اس کے بعد نماز فجر کی تیاری اور بعد نماز فجر انشاء اللہ تعالےٰ اپنے فرائض میں مصروف ہوں گا۔ یہ تمام رات اختر شماری ہی میں گذر گئی۔ میری اکثر راتیں اسی طرح آنکھوں ہی میں گذر جاتی ہیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ میں بجائے اس مضمون لکھنے کے نماز ہی پڑھتا۔ اے میرے خدا میری خطاؤں کو معاف فرما میری مدد کر۔ مجھکو نیک توفیق دے۔ گناہوں کے بد نتائج سے مجھ کو محفوظ رکھ۔ آمین۔ اللھم اسئلک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ۔ (راقم اکبر نجیب آبادی)

حقیقت نماز شائع ہو گئی

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام۔ حصہ دوم۔ یہ بےنظیر کتاب سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جس میں اپنے دعوےکے متعلق نہایت شرح و بسط سے کام لیا ہے اور مخالفوں کے اعتراضوں کو نمبروار توڑا ہے قیمت ۱۲؍ ست بچن ۱۰؍ آریہ دھرم۔ آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے خصوصیت کیساتھ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۸؍ نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط۔ حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب قیمت ۲؍ فیصلہ آسمانی قیمت ۲؍ نورالقرآن حصہ دوم عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۸؍ ایڈیٹر الحکم کی تالیفات۔ تفسیر القرآن پارہ اول۔ یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے قیمت فی پارہ (۱۲؍) سلک مروارید حصہ اول سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴؍ حصہ دوم ۴؍

المشتہر
مینیجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جس کے کمیشن و منافع سے آپ مالامال ہو سکتے ہیں۔ اس تریاق بےنظیر و سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالےٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے۔ اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کی جائے تو سردرد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بےہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے۔ تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشاراز ایک فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت۔

(نوٹ)۔ جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار و زر اجرت سے مطلع فرمائیں۔

المشتہر
فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ۔ پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے متناسلہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے بےنظیر لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالےٰ فوراً دفع ہونگے اور ہر قسم کی باہ بیشکایت کے لئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ مارین کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمائیں۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ۔

طلاطلسمی۔ پیرانہ سال کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلاطلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالےٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ۔ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ

سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ۸؍

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام فی بکس ۴؍

المشتہر
حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

ناامید

(۱)

صرف ایک ہی لفظ "موت" اس سے زیادہ خوفناک ہے۔ آپ نے کسی اخبار میں ایک دلچسپ قصہ کہ جس کو آخر میں کسی چیز کا اشتہار پایا ہوگا ضرور پڑھا ہوگا؟ کیا اس سے آپ کو اس چیز مشتہرہ کی عمدگی کا کامل یقین ہو گیا تھا۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ آپ کو کبھی یقین نہ آیا ہوگا کیونکہ وہ اشتہار ایک اجنبی شخص کے تجربہ کو جو کسی دوسرے شہر میں رہتا ہے ظاہر کرتا ہے۔ لیکن جبکہ اس قسم کا تحریری بیان کلکتہ کے ایک لائق طبیب ڈاکٹر بی۔ سی۔ رای صاحب مارواڑی ہندو اسپتال کے ہاوس سرجن (طبیب نمبر ۱۲۸ ہیرسن روڈ) نے کیا ہو جن کو مثل ایک کامیاب معالج کے کلکتہ باشندوں سے پہچان کروانے کی ضرورت نہیں تب تو وہ بیان قابل اعتبار ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں ڈوون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوونس بیک ایک کڈنی پلس) بہت عمدہ ہیں۔ ایک استسقا (جلندہر) کا مریض جو لاعلاج سمجھا جاتا تھا ان گولیوں کے استعمال سے اچھا ہو گیا۔ مرض کی معمولی علامات موجود تھیں۔ پیٹ میں پانی کا جمع ہونا اور پاؤں اور چہرہ پر ورم وغیرہ کہ جن کی وجہ سے مریض کو ایسی تکلیف ہوتی تھی کہ اس کے پیٹ میں نشتر لگایا گیا اور ۲۶۰ تولہ پانی نکالا گیا۔ تین ہفتہ میں اس طرح تین مرتبہ کیا گیا۔ اسے تمام دن میں صرف ۱۵ تولہ پیشاب آتا تھا۔ اس حالت میں اسے ڈوون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوونس بیک ایک کڈنی پلس) کھلانی شروع کیں جن کی وجہ سے اسے ۲۴ گھنٹے میں ۸۰ تولہ پیشاب آنے لگا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں استسقا (جلندہر) کی تمام علامتیں دور ہو گئیں اب وہ بالکل تندرست ہے۔ ڈوون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوونس بیک ایک کڈنی پلس) مندرجہ امراض کے لئے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ان میں اوپر کا دافعہ بہت عجیب ہے کیونکہ جلندہر جب اس نوبت پر پہنچ جاتا ہے۔ تو مہلک ہوتا ہے اگر یہ بیان مارواڑی اسپتال میں قلمبند نہ ہوتا کہ جہاں سے کل حال دریافت کیا جا سکتا ہے تو ضرور شک کرنے کا موقع ہوتا جلندہر بھی مثل درد پشت پیشاب کے امراض اور وجع مفاصل (گٹھیا) گردوں کے مرض کی وجہ سے ہوتا ہے جن کے لئے ڈوون کی درد پشت اور گردے کی گولیاں مجرب دوا ہیں تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈوون کی ادویہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۲ بمبئی کے پاس سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ۔ یا چھ شیشیوں کے ۱۰ اگر آپ اپنی فرمایش کے ساتھ اس اشتہار کو بھیجینگے اور نام اخبار سے مطلع فرمائینگے۔ تو آپ کی فرمایش کی تعمیل بغیر وی۔ پی خرچ کے کی جائے گی۔

ڈوون کا مرہم (ڈوونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا چھاجن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ بادہ۔ کھر جوا۔ کیرا۔ چنبہ۔ داد۔ اور جلد کی سب طرح سوزش نمکین شور اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس قیمت دو روپیہ فی ڈبیا۔

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۳ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۳ روپیہ اور دوم مبلغ ۲ مبلغ ۱۰ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ۔ سبد سے ریشے دار کشمیر کی لکڑی کی ۳ ہینڈل کاک کین اور دوہر ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پایدار ہے قیمت ۳ روپیہ۔ کرکٹ بیٹ سبد سے ریشہ دار کشمیر کی لکڑی ۲ کین ہینڈل معہ دوہر ربڑ کے میچ کیلئے نہایت عمدہ ہے۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا۔ کرکٹ بیٹ۔ آل کین لکڑی جیسے مضبوط اور پایدار پریکٹس کیلئے ۔ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ۔

بچوں کے کرکٹ سٹ { ۱۲-۱۳ برس کے واسطے دو سٹ ایک سٹ ٹکس ایک بال لکڑ کا بکس فی سٹ
" ۱۰ و ۱۱ سٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال فی بکس

فٹ بال عمدہ کاؤ ہائڈ پایدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پایدار ۶

" " " " ۵

بچوں کے لئے فٹ بال معہ بلیڈر

" ۳

کرکٹ بال گسٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے
" " دھاگے کے میچ
" " پریکٹس

کرکٹ وکٹس فی کاپی

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم پریکٹس بیٹ۔ پریکٹس وکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور قیمت میں اس سے بہت کم۔ میں اس کو کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں۔ نیاز مند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجانپور پٹھانکوٹ ضلع کانگڑہ ۲۵ ستمبر

بچوں کی صحت

والدین کی بڑی فکر کی بات ہے
اگر بچہ چڑچڑا ہے معدہ ضعیف ہے تو اسکو

اسکاٹ امَلشن

بجائے اس کے تو نقصان نہ پہنچائے

اگر چند قطرے دودھ میں ملا کر دیئے جائیں تو بچہ میں تغیر معلوم ہو۔ بچہ خوش بشاش نہ چانگلا ہو اور غذا جو صحت کی نشانی ہے مزے سے کھائے۔

ہاتھ سے نہ چھونا چاہیے

سب دوا فروش بیچتے ہیں (اسکاٹ اینڈ بون) مستجی دواسازان لنڈن انگلینڈ

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

مومن کی تعریف

(تقریر بابو برکت علی احمدی بمقام شملہ)

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ط بسم اللہ الرحمن الرحیم ط قالت الاعراب آمنّا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم۔ وان تطیعوا اللہ و رسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئا۔ ان اللہ غفور رحیم ٭ انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا وجاہدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ۔ اولٰئک ہم الصادقون ط

ترجمہ۔ گنواروں نے کہا ہم ایمان لائے۔ اُن کو کہو کہ تم ایمان نہیں لائے ولیکن کہو ہم مسلمان ہوئے۔ کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اُس کے رسول کی فرماں برداری کرو تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کرے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ ایمان لائے۔ پھر کسی طرح کا شک نہ کیا اور اپنی مال اور جان کے ساتھ اللہ کے رستہ میں کوشش کی۔ ایسے لوگ سچے ایمان والے ہیں۔

اسلام کے معنے ہیں فرمانبرداری کرنا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا اسلم۔ تو اُنھوں نے جواب دیا اسلمت لرب العالمین (میں پروردگار عالم کا مطیع ہو گیا) اور اطاعت کا وہ کمال دکھایا کہ بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے طیار ہو گئے۔ پس مُسلمان وہ ہے جو رضائے مولا کے آگے سر تسلیم خم کر دے اور نہایت انکساری سے احکام خداوندی کو بجا لائے۔ اُس کے حکموں کی متابعت میں نتیجہ کا خیال نہ کرے بلکہ جیسا ایک غلام اپنے آقا کا حکم مانتا ہے۔ اسی طرح نگر عاجزانہ بلا چون و چرا کا خیال دل میں لائے اللہ تعالےٰ کے حکموں کی متابعت کرے۔

ایمان کے معنے ہیں کسی بات پر اعتقاد رکھنا۔ پس مومن وہ ہے جو صدق دل سے قال اللہ اور قال الرسول پر اعتقاد رکھے اور ان پر ایسا یقین ہو جیسا کہ ایک انسان کو اس پر یقین ہوتا ہے کہ اگر وہ آگ میں ہاتھ ڈالے گا تو ہاتھ جل جائیگا۔ اور ان کی خلاف ورزی کی مطلقاً جرأت پیدا نہ ہو۔

ان حقیقی معنوں کے لحاظ سے مومن اور مُسلمان کی تعریف میں چنداں فرق نہیں۔ بلکہ ان دونوں الفاظ میں اس قدر قریبی تعلق ہے کہ ان کو مترادف سمجھنا چاہیئے۔ مگر اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے عوام الناس کے محاورہ میں الفاظ آمنا اور اسلمنا کو استعمال کیا ہے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو حقیقت بیعت سے نابلد ہیں۔ اُن کو کہہ دے کہ تم صرف مُنہ کے اقرار سے مومن کہلانے کے مستحق نہیں ہو سکتے تم حلقہ اسلام میں داخل ہو۔ اس لئے کہہ سکتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ مگر چونکہ ایمان نے تمہارے دلوں میں گھر نہیں کیا۔ اس لئے تم مومن نہیں۔ مومن انسان تبھی ہو سکتا ہے جب ایمان اُس کے دل میں دخل کرے اور اس کی علامت یہ ہے کہ جب مومن اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی احادیث پر ایمان لاتا ہے اور کسی طرح کا اُس کو شبہ نہیں رہتا۔ تو وہ اللہ تعالی کے رستہ میں۔ یعنے ابتغاء لمرضات اللہ اور اشاعت دین کی خاطر۔ جان اور مال کے خرچ کرنے میں دریغ نہیں کرتا۔ محض زبانی اقرار کچھ چیز نہیں۔ جب تک عملدرآمد نہ کیا جائے فائدہ مترتب نہیں ہو سکتا۔ ایمان کی تصدیق اعمال سے ہوتی ہے اللہ تعالےٰ ہمارے دلوں کے راز کے واقف ہیں۔ اُس کو ضرورت نہیں کہ وہ ہماری ایمانی حالت معلوم کرنے کے لئے ظاہری اعمال کا محتاج ہو۔ مگر جب انسان کا ایمان پکا ہوتا ہے تو قدرتاً اس سے اعمال حسنہ صادر ہوتے ہیں۔ اور کبھی ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف افعال شنیع کا مرتکب ہو۔ آئینہ کی طرح انسان کے افعال اس کی قلبی حالت کا پتہ دیتے ہیں۔ جو شخص مومن کہلا کر احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ ایمان واقعی طور پر اس کے دل میں داخل نہیں ہوا۔ انسان کے سینہ میں ایک دل ہے دو نہیں۔ پس ناممکن ہے کہ جب اس میں ایمان باللہ والرسول نے دخل کر لیا ہو۔ تو شیطان دست اندازی کر سکے۔

قرآن مجید نے انسان کی تین حالتیں بیان کی ہیں۔ ایک حالت وہ ہوتی ہے کہ وہ نفس امارہ کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور حیوانوں کی طرح نفسانی جذبات اور شہوات کی پیروی کرتا ہے۔ اس درجہ سے گذر کر نفس لوامہ کی حالت پیدا ہوتی ہے اس حالت میں وہ فی سبیل اللہ مجاہدہ کرتا ہے۔ مگر کبھی کبھی شیطان اس کو دھوکہ دیدیتا ہے اور وہ پھسل پڑتا ہے۔ مگر پھر سنبھلتا ہے۔ توبہ کرتا ہے۔ رجوع الی الحق کرتا ہے اور استغفار پڑھتا ہے۔ اس کشمکش میں آخر وہ شیطان پر غالب آجاتا ہے اور نفس مطمئنہ کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور انسان حقیقی معنوں میں مومن مسلمان ہو جاتا ہے۔ اور وسوسہ شیطانی کا خوف نہیں رہتا۔ وہ اللہ تعالےٰ کے مخلص بندوں میں شامل ہو جاتا ہے اور دُنیا اور آخرت میں جنت کا وارث قرار دیا جاتا ہے ٭ پس جب تک یہ حالت پیدا نہ ہو۔ مسلمان کو کسی منزل میں تھک کر ٹھیر جانا نہیں چاہئے۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ انسان ضعیف ہستی ہے وہ محض اپنی کوشش سے کچھ حاصل نہیں کر سکتا جبتک اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق نہ ملے۔ اور اُس کا فضل شامل حال نہ ہو۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔ پس چاہئے کہ سچے دل سے اور عاجزانہ توبہ کرے۔ استغفار پڑھتا رہے اور دعا میں مشغول رہے۔ اور کسی حالت میں ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ سچے دل سے اُس کے احکام کو بجا لا سکیں۔

بالعکس اس کے جب انسان شرارتوں سے باز نہیں آتا۔ فسق و فجور میں پڑا رہتا ہے کسی نصیحت پر کان نہیں دھرتا۔ اور تنبیہ سے فایدہ نہیں اُٹھاتا تو رفتہ رفتہ اس کا دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور ختم اللہ علی قلوبہم کا فتوے لگ جاتا ہے۔ وہ بالکل شیطان کے قبضہ میں آجاتا ہے اور جہنمی ہو جاتا ہے ٭ آپ نے بعض ہند و جوگیوں کو دیکھا ہو گا کہ جب وہ ہاتھ کو بیکار چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو ایک نعمت عطا کی ہے۔ اس سے فایدہ نہیں اُٹھاتے اور اس کی بے قدری کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس ہاتھ کو اس قدر خشک کر دیتا ہے کہ پھر اگر وہ چاہیں بھی تو اس سے کوئی کام نہیں لے سکتے۔ پس جیسے قانون خداوندی کے ماتحت ظاہری اعضا ہیں وہی قانون اندرونی قوے پر حاوی ہے۔ جب انسان بدی میں اصرار کرتا ہے اور اُس سے باز نہیں آتا تو انجام کار اللہ تعالیٰ اس سے نیکی کی توفیق چھین لیتا ہے۔

اس بات پر بار بار غور کرنا چاہیئے کہ محض زبانی اقرار کچھ فایدہ نہیں دیتا۔ کتاب اللہ میں نظیریں موجود ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وعدہ دیا گیا تھا کہ وہ مقدس شہر میں داخل ہو جائینگے۔ مگر قوم نے نافرمانی کی۔ اس لئے وہ اس پر قبضہ نہ کر سکے۔ حضرت خاتم النبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں بعض

لوگ ایسے تھے - کہ وہ زبان سے اسلام کا اظہار کرتے تھے مگر دلی یقین سے مومن نہیں تھے - اللہ تعالیٰ نے اُن کو منافق قرار دیا اور وہ ظاہری اقرار سے کچھ فایدہ نہ اُٹھا سکے - غرض قرآن پاک میں اکثر انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے - وہ محض قصّے کہانیاں نہیں ہیں - ان کو غور سے پڑھو اور دیکھو کہ جس قوم نے صدق ایمان سے اُن کا ساتھ نہ دیا وہ ناکام رہے - ان سے عبرت حاصل کرنی چاہیے - اور اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگنی چاہیئے کہ وہ ہمیں ایمان حقیقی عطا فرمائے اور اعمال صالح کی توفیق دے -

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال کی پوری جزا دیگا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے - غفر کے معنے ہیں ڈھانپنا - پس جو لوگ گناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں اور نیکی کی طرف آجاتے ہیں - اللہ تعالیٰ اُن کے گناہوں کو رحمت سے ڈھانپ دیتا ہے - رحیمیت کا تقاضا یہی ہے کہ جب انسان سچے دل سے توبہ کرے تو اُس کے گناہ معاف کر دئے جاویں - تناسخ کا قایل کہتا ہے - کہ خدا گناہ معاف نہیں کر سکتا - مگر نہیں سوچتا کہ جب وہ خدا ہے تو اُس کے لئے روک کون سی ہو سکتی ہے - اتنا رحم تو اس کی مخلوق میں بھی پایا جاتا ہے کہ جب انہیں علم ہو جاتا ہے کہ ایک مجرم نے توبہ کر لی ہے اور آیندہ کے لئے اپنا چال چلن درست کر لیا ہے - تو وہ اس کی سزا میں تخفیف کر دیتے ہیں اور بعض حالتوں میں اس سے درگذر کرتے ہیں - تو کیا خدا انسان سے بھی گیا گذرا ہو سکتا ہے کہ وہ کسی کے گناہ معاف ہی نہ کر سکے ۔ وہ انسان کے دل کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ سچی توبہ کس نے کی ہے اور وہ قادر مطلق ہستی ہے - پس اس کی نسبت ایسی بدگمانی کرنا معصیت میں داخل ہے اور کج فہمی کی دلیل -

آیت مذکور کے معانی میں ایک بات غور طلب یہ ہے - کہ قال اللہ کی طرح قال الرسول کا ماننا مومن پر فرض ہے - قرآن مجید میں کھُلے کھُلے احکام مندرج ہیں - اور جو مخفی ہیں ان میں سے بعض پر حضرت رسول اللہ صلعم نے عملدرآمد کر کے دکھلا دیا جو آپ کی سنت قرار دئے گئے اور ہمارے لئے قابل اتباع ٹھیرے - کیونکہ لکھا ہے قُل اِن کُنتُم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (ان کو کہدے - اگر تم محبوب الٰہی بننا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کریگا) اور بعض کی احادیث سے تشریح کر دی - جن کا ماننا بموجب حکم اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول ضروری ہے - قرآن شریف میں جہاں کہیں اللہ تعالیٰ نے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول فرمایا ہے - وہاں اطیعوا اللہ کو مقدم رکھا ہے - جس سے ظاہر ہے کہ احادیث نبوی کتاب اللہ کے ماتحت ہیں - اس پر قاضی نہیں ہیں - اور یہی صحیح بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا تو وعدہ فرمایا ہے اور کہا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون - مگر احادیث نبوی کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا - یہی وجہ ہے کہ اس وقت بہت سی احادیث ہیں جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں - صحاح ستہ جو سُنیوں کی مستند حدیث کی کتابیں ہیں وہ شیعہ کے نزدیک قابل سند نہیں - اور جو شیعوں کے پاس ہیں وہ ساری کی ساری اہل سنت والجماعت کے لئے قابل پذیرائی نہیں - مگر جب وہ قرآن شریف کے ماتحت ہیں تو مجبوراً یہ اصول قائم کرنا پڑا کہ ان کو کلام الٰہی پر عارض کیا جائے اور جو حدیث ظاہرہ اسکے مطابق ہو اس کو تسلیم کیا جائے اور جو مخالف ہو اس کو مصنوعی سمجھکر ترک کیا جائے - البتہ جس حدیث کے خلاف یا مطابق کوئی نص قرآنی نہ ملے - اس کی صحت میں شک کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا -

افسوس ہے کہ آج کل ایک فرقہ ایسا بھی نکل آیا ہے جو یہ کہتا ہے کہ حدیث کچھ چیز نہیں اور اس کا ماننا ضروری نہیں - اور حکم اطیعوا الرسول کے یہ معنے کرتے ہیں کہ ماینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی میں وحی متلو کی طرف اشارہ ہے پس اطاعت رسول سے مطلب یہی ہے کہ قرآن شریف کی متابعت کی جائے ۔ مگر جب یہ ظاہر ہے کہ بعض احکام پر عملدرآمد کرنے کے لئے سنت الرسول کا نمونہ ضروری ہے تو اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ یہ بھی ضروری ہے کہ بعض آیات کے سمجھنے میں احادیث سے مدد لیجائے - اور پھر جب اطیعوا الرسول کے یہی معنے ہیں کہ صرف کلام اللہ کی اطاعت کی جائے - تو اطیعوا اللہ کے کیا معنے ہیں - اگر اطیعوا اللہ کے بھی یہی معنے ہیں تو پھر اطیعوا الرسول کہنے کی کیا ضرورت ہے ۔ اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ احادیث کا ماننا ضروری ہے - قرآن شریف میں بعض باتیں اصولی طور پر بیان کی گئی ہیں - اگر احادیث نبوی سے مدد نہ لیجائے تو اُن کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے علاوہ ازیں فقہ کا اکثر حصہ احادیث پر مبنی ہے اگر ان کو ترک کر دیا جائے تو بہت سے مسائل کی تفہیم میں دقت واقع ہو جائے ۔ غرض ایک وہ لوگ ہیں جو احادیث کے سامنے کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور احکام الٰہی کی قدر نہیں کرتے اور ایک وہ ہیں جو احادیث کی بالکل پروا نہیں کرتے - یہ ہر دو گروہ افراط اور تفریط میں مُبتلا ہیں - صراط مستقیم وہ ہے جو ان دونوں کے بین بین ہے -

مَیں نے اس آیت میں جہاد کے معنے سعی کے کئے ہیں - اصل میں جہاد کے معنے سعی کے ہی ہیں چنانچہ مجاہدہ اسی لفظ کی ترکیب سے ہے اور جیسا اس آیت سے ظاہر ہے - والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - (جن لوگوں نے ہماری راہ میں مجاہدہ کیا - ہم ان کو اپنا رستہ بتا دیتے ہیں) - جو لوگ جہاد کے معنے محض دینی جنگ کے کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں - البتہ جہاد کا لفظ ایسا وسیع ہے کہ جو جنگ فی سبیل اللہ کیا جاتا ہے اُس پر بھی حاوی ہے - اکثر لوگ سمجھتے ہیں اور غیر مذاہب والے اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام اشاعت دین کی خاطر جنگ کا حکم دیتا ہے حالانکہ قرآن شریف میں وارد ہے - لا اکراہ فی الدین - (دین میں کسی قسم کا جبر نہیں) - اور سچ بھی یہی ہے کہ محض تلوار سے کسی کو تبدیلی مذہب کے لئے مجبور نہیں کر سکتے - دین و ایمان کا تعلق دل سے ہے - اگر فرضاً کوئی خوف جان سے زبان سے اسلام کا اقرار کر بھی لے مگر جبتک تصدیق بالقلب نہ ہو وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا - اللہ تعالیٰ اس کو منافق قرار دیتا ہے - اور دائرہ اسلام سے خارج کرتا ہے - پس جب انسان کسی کی دلی حالت سے واقف نہیں ہو سکتا تو وہ کیونکر خیال کر سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہوا بھی ہے یا نہیں ۔ مسئلہ جہاد کے متعلق دو باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں - اول تو یہ کہ اسلام محض نفسانیت کی غرض سے جنگ کا حکم نہیں دیتا بلکہ کہتا ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ ہو اور دین کی خاطر ہو دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تب جہاد کا حکم دیا جب کفار کی تکلیفیں حد سے بڑھ گئیں - مکہ شریف میں انھیں طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں - اور انھوں نے صبر سے برداشت کیں - مگر جب آں حضرت صلعم نے مدینہ منورہ میں ہجرت کی تب بھی پیچھا نہ چھوڑا اور فوج کشی کی - اس وقت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیدیا کہ اب تم پر بھی بطور مدافعت جہاد فرض ہے - اسی طرح جتنی لڑائیاں پیش آئیں اُن کا کوئی نہ کوئی ایسا ہی باعث تھا - پھر جو مُلک قبضہ میں آئے - ان کو جبراً مسلمان کرنے کی کوشش نہیں کی گئی - بلکہ ان کو مناسب مذہبی آزادی دی گئی - اور جزیہ لگا دیا گیا - حفاظت مُلک اور رعایا کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کے لئے فوج اور پولیس رکھی جاتی ہے اور اس کا خرچ رعایا اور مُلک پر ہی پڑتا ہے مسلمان مُلکوں میں مسلمانوں سے زکوٰۃ لیجاتی ہے اور غیر اقوام سے جزیہ - البتہ غیر اقوام میں سے اگر وہ فوجی امداد کریں تو اُن سے جزیہ معاف کر دیا جاتا ہے - (باقی آیندہ)

واقعات حقہ کا انکار ٹھیک نہیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

گو سچائی کے بھوکھوں اور حق کے پیاسوں کے لئے خدا کی ہستی پر یہ ایک عظیم الشان دلیل ہے اور ایک ایسی صاف اور بین راہ ہے جسمیں شک و شبہ کی ذرا بھی گنجایش نہیں۔ لیکن ناظرین اخبار غور فرماویں کہ یہ روشن اور چمکتی ہوئی لاجواب دلیل کسقدر نورٌ علےٰ نور ہو جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ جلیل القدر صحابی آنحضرت صلعم پر ایمان لانے کے سبب سے قتل کئے گئے جو بڑے صاحب اقبال اور صاحب اقتدار تھے۔ دیکھو حضرت عمر رضے اللہ عنہ کو شہید کرنیوالے نے شہید کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنیوالے نے شہید کیا۔ اور حضرت علی جیسے بہادر اور سیف اللہ کو شہید کرنیوالے نے شہید کیا مگر اس بے کس اور بے بس انسان صلعم کے قتل پر وہ لوگ قادر نہیں ہو سکے۔ جس نے ان کو علانیہ طور پر سنا دیا تھا کہ میرا خدا تمہارے ہر ایک طرح کے شر سے مجھے محفوظ رکھے گا۔ ان لوگوں نے ہزاروں منصوبے کئے ہر ایک پہلو سے زور لگایا۔ مگر خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق اپنے پاک حبیب صلعم کی حفاظت کی اور دنیا کو اپنی زندہ ہستی اور مالکانہ اختیارات کا جلوہ دکھایا۔ اور ہزاروں لاکھوں مردوں کو از سر نو زندہ کیا۔ اور زندگی کی روح اور جاودانی حیات کو حاصل کرنے کے لئے ایک عجیب اور آب زر سے لکھنے والا نسخہ بتایا اور کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ۲۸/۳ کا عظیم الشان دعوے کر کے اور اسکی سچائی کا نمونہ دنیا کو دکھا کے اپنے اس کیمیا کے نسخہ کو مفت تقسیم کیا۔ وہ نسخہ تمام جہان کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور ان پاک اور مطہر الفاظ میں اسکی اشاعت کی گئی کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم ۳/۱۲ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم ۹/۱۷ ہزارہا اور لاکھوکھہا لوگ اس نسخہ کے استعمال کرنے سے رو بصحت ہونے لگے۔ ہزاروں اندھے بینا ہو گئے۔ لاکھوں مردے زندہ ہو گئے اور دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب آنے لگا۔ اس تریاق کو استعمال کرنیوالوں کے چہرے چمکنے لگے اثر السجود ۲۶/۱۲ ان کے ماتھوں پر روشن ہونے لگے۔ فتح پر فتح اور نصرتوں پر نصرتیں ان کے شامل حال ہونے لگیں۔ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیات الدنیا و یوم یقوم الاشھاد ۲۴/۱۱ یعنے ہم اپنے رسولوں اور ان لوگوں کی جو ان پر ایمان لاتے ہیں اسی دنیا میں نصرت اور مدد کیا کرتے ہیں اور یہی ثبوت اس بات کا ہے کہ ہم قیامت کو بھی ان کی مدد کریں گے اور الا ان حزب اللہ ھم المفلحون ۲۸/۳ اور فان حزب اللہ ھم الغلبون ۶/۱۲ کا جلوہ ہر طرف سے نظر آنے لگا۔

اللہ۔ اللہ۔ جب ہم ایک طرف اس یتیمی ناتوانی اور بے بسی کیحالت پر غور کرتے ہیں جس کا ذکر میں شروع مضمون میں کر چکا ہوں اور دوسری طرف قبل از وقت خدائی وعدوں کے مطابق پے در پے دن دوگنی اور رات چوگنی فتح اور نصرت کا جلوہ دیکھتے ہیں تو بے اختیار ہمارے دل بول اٹھتے ہیں کہ کوئی خالق الکل اور مالک الکل زندہ اور قدوس خدا ہی ہے جو اپنے پیاروں کی آپ حفاظت کیا کرتا ہے۔ اور اپنی ہستی کا آپ ثبوت دیا کرتا ہے۔

اب میں آپ کو ذرا اور آگے سیر کرانی چاہتا ہوں۔ اور اس حقیقی معبود قادر مطلق اور با اختیار خدا کی زندہ ہستی کے چند ایک اور ثبوت دینا چاہتا ہوں۔ یہ تو آپ اچھی طرح سے سن چکے ہو۔ کہ خدائی وعدوں کے مطابق ہزارہا مردے جو ہمارے نبی کریم صلعم کے وجود با جود سے زندہ ہوئے تھے وہ ثبوت ہستی باریتعالےٰ کے زندہ گواہ تھے۔ اور قبل از وقت خدائی وعدوں کے مطابق انہوں نے اپنے اخلاق و عادات میں ایک بیجی اور پاک تبدیلی دکھا کر اور دن بدن عروج اور اقبال حاصل کر کے ایک ایسی ہستی کا جو خفیہ طور سے اپنے وعدوں کے مطابق ان کی ہر طرح سے مدد کرتی تھی کامل طور ثبوت دیدیا تھا۔ لیکن آپ یاد رکھیں کہ یہی وہ عظیم الشان ثبوت ہستی باریتعالےٰ ہے جس کے مقابلہ پر اور کوئی دلیل لگا نہیں کھا سکتی۔ مجرد قانون قدرت کا ملاحظہ کرنے سے یا پتہ پتہ میں اسکی قدرت کاملہ کا نمونہ دیکھنے سے ابتدائی حالت میں تسکین نہیں ہوا کرتی اور نہ ہی شکوک اور شبہات سے نجات ملتی ہے۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ اگر انسان سعید ہو تو وہ موجودات پر نظر ڈال کر ایک حد تک خدا کی ہستی کا قائل ہو جاتا ہے مگر وہ ایمان ایک کچا اور شکی ایمان ہوتا ہے۔ اور ایسے ایمان سے دل کو سکینت اور طمانیت حاصل نہیں ہوا کرتی۔ فرض کر لو کہ ایک شخص قانون قدرت پر غور کر کے صانع کے وجود کو مان گیا ہے مگر ساتھ ہی اس کے دل میں یہ وہم بھی تو اٹھ سکتا ہے کہ اس صانع پر ایمان لانے کی ضرورت کیا۔ اور اسی کو اس موجودات کا خالق اور حقیقی مالک ماننے سے ہماری ذات کو فائدہ کیا ہے۔ ہے تو بھی نہیں ہے تو بھی ہمارا اس کے ساتھ کیا تعلق اور اس کا ہمارے ساتھ کیا واسطہ۔ غرض انسان ایسی باتوں سے تذبذب اور شبہات کے جال سے کبھی بھی بچ نہیں سکتا۔ اور جب تک کہ کامل معرفت اسے حاصل نہ ہو جائے ان دھندوں اور بکھیڑوں میں ہی سرگردان اور مارا مارا پھرتا ہے۔ لیکن نبی اور رسول جو دنیا میں آتے ہیں تو سب سے پہلی آواز ان کی یہی ہوتی ہے کہ اے وے لوگو جو دنیا میں آباد ہو تم عبس پیدا نہیں کئے گئے ہو اور نہ ہی دوسرے حیوانات کیطرح صرف کھانا پینا ہی تمہارا کام ہے بلکہ فطرتی طور پر خدا کی معرفت حاصل کرنے کا ایک مادہ اور ملکہ تمہیں عطا کیا گیا ہے۔ اور تمہارے اندر ایک اور لطیف وجود اور انسانی روح موجود ہے جو مرنے کے بعد بھی رہتی ہے۔ اور جب تک تم اس حقیقی مقصود اور اصلی مطلوب کو حاصل نہ کر لو گے۔ تب تک حقیقی سکھ کا منہ نہیں دیکھ سکو گے۔ اور دنیا کے کھیل تماشے اور عیش و عشرت پر مت بھولو یہ تو تمہاری آزمایش اور ترقی کے لئے ایک مدرسہ ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ یہی چندروزہ زندگی ہے۔ بلکہ تمہاری زندگی تو ایک لامحدود زندگی ہے۔ ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ ان امتحانوں میں پورا اترے اور آیندہ زندگی کا فکر کرے۔

اے دنیا کے رہنے والو یاد رکھو جو کوئی بے پرواہی سے کام لے گا اور اکڑ بازوں کیطرح تکبر رعونت اور خودستائی سے کام لے گا اس کا انجام نہایت درجہ کا دکھ ہوگا۔ جہاں رونا چلانا اور دانت پیسنا ہوگا۔

یہ مت خیال کرو کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے - بلکہ ہر ایک کو اس گھاٹی پر سے گزرنا ہوگا - اور وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا[16] کا سچا وعدہ اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھنا پڑے گا مبارک وہ جو ابھی سے اپنے انجام کی فکر کریں - اور وہ راستہ اختیار کریں جس پر چل کر ہم کامیاب ہوئے ہیں - یہ راستہ بڑا کٹھن ہے وہی طے کر سکتے ہیں جو راستہ بنانے والے کے اپنے بنائے ہوئے احکاموں پر چلتے ہیں اور اسی کی ہدایتوں پر عمل کرنا اپنا اہم اور اعلےٰ فرض سمجھتے ہیں - ہم کو اس نے تمہارا لیڈر اور رہبر بنا کر بھیجا ہے ہم اس راستہ کی تکالیف اور دوسری ضروری باتوں سے خوب واقف ہیں -

ہم یہ منزل اچھی طرح سے طے کر کے اور کامیابی کا سارٹیفکٹ حاصل کر کے تمہاری ہدایت کے لئے آئے ہیں مبارک وہ جو ہمارے پیچھے پیچھے ہو لیں اور ہمارے ساتھ اپنا پیوند مضبوط کر لیں - کیونکہ ہمارے بغیر سب اندھیرا ہی اندھیرا ہے - تم لوگ اپنے دلوں کو صاف کر لو اپنے مال و اسباب کی ہر طرح سے جانچ اور پرتال کر لو - اور یہ مت خیال کرو کہ کسی طرح چکنے خفیہ دغا اور فریب سے تم پار اتر سکو گے بلکہ ہمصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود والا معاملہ ہوگا اس کے بغیر کوئی راہ نجات کی نہیں - اس راستہ میں چلنے کے لئے اپنے دلوں کو منوالو جب ایمان پیدا ہو جائے گا - تو پھر حقیقی حافظ اور کمزوروں کا نام تمہاری حفاظت اور مدد کرے گا - اور خدا تعالیٰ کا فضل تمہاری دستگیری کریگا لیکن اس سے پہلے کہ وہ وقت آوے اپنے حساب کتاب کی درستی کر لو اور اپنے نوکروں (آنکھ - کان - منہ - ہاتھ - پاؤں - ناک - اور عضو تناسل) کے گفتار اور کردار سے اچھی طرح سے تسلی کر لو کہ کہیں یہ قافلہ سے ہی تمہیں خارج نہ کرا دیں - غرض پورے پورے پرہیزگار بنجاؤ - اور اپنے آپ کو کمزور اور ناتوان سمجھکر اس اعلےٰ ہستی کے آگے جھک جاؤ - اور ہمارے حکموں کے مطابق حسب مقدرت چلنے کی کوشش کرو - ہم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ تم لوگ اصلی[2] مقصود کو حاصل کر لو گے - بہر حال میں اپنے اس خیال اور وہم کو مختصر طور پر ظاہر کرنے کے بعد اپنے اصلی مضمون کیطرف توجہ کر کے لکھتا ہوں - کہ ہمارے نبی کریم صلعم نے خدائی وعدوں کے مطابق جو ہزارہا مردے زندہ کئے تھے - تو وہ ہستی باری تعالیٰ کا ایک بڑا بھاری ثبوت تھے جس سے کوئی شخص بھی سچے دل سے انکار نہیں کر سکتا - (باقی آئندہ) محمد ظہیر الدین

---

[1] فٹ نوٹ - یہی ہیں دوزخ کے سات دروازے جو آنیوالے جہان میں جسمانی طور پر متمثل ہوں گے - واللہ اعلم بالصواب -

[2] - یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہوگی کہ ہر ایک بات کو حاصل کرنے کے لئے بعض قواعد ہوتے ہیں - مثلاً ایک شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے ضروری طور پر پہلے اچھی طرح ابجد سیکھنی پڑتی ہے اور مناسب حال تدریجی طور پر استاذہ کے بتائے ہوئے قواعد کا پابند ہونا پڑتا ہے یا ایک شخص مکان کی چھت پر چڑھنا چاہتا ہے تو اسے سیڑھی پر سے ہی ایک قاعدہ کے ماتحت چڑھنا پڑے گا بغیر اس کے وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا -

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

ایک شخص نے حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں چند سوال پیش کئے بمعہ جواب ذیل میں درج کئے جاتے ہیں - ظہیر

سوال نمبر اول - زرتشت نبی تھا یا نہیں ؟

حضرت اقدس نے فرمایا - ہم تو یہی کہیں گے کہ امنت باللہ و رسلہ - خدا کے کل رسولوں پر ہمارا ایمان ہے - مگر اللہ کریم نے ان سب کے نام اور حالات سے ہمیں آگاہی نہیں دی - جیسے فرمایا ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک [24/13] اتنے کروڑ مخلوقات پیدا ہوتی رہی اور کروڑ ہا لوگ مختلف ممالک میں آباد رہے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالےٰ نے ان کو یونہی چھوڑ دیا ہو اور کسی نبی کے ذریعہ سے ان پر اتمام حجت نہ کی ہو آخر ان میں رسول آتے ہی رہے ہیں ممکن ہے کہ یہ بھی انہیں میں سے ایک رسول ہوں - مگر انکی تعلیم کا صحیح صحیح پتہ اب نہیں لگ سکتا - کیونکہ زمانہ دراز گذر جانے سے تحریف لفظی اور معنوی کے سبب بعض باتیں کچھ کا کچھ بن گئی ہیں حقیقی طور پر محفوظ رہنے کا وعدہ تو صرف قرآن مجید کے لئے ہی ہے مومن کو سوء ظن کی نسبت نیک ظن کیطرف زیادہ جانا چاہئے قرآن مجید میں وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر [22/15] لکھا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ بھی ایک رسول ہوں -

سوال نمبر دوئم - براہین احمدیہ میں آپ نے کلام الٰہی کی ایک نشانی یہ بھی لکھی ہے - کہ وہ ہر ایک پہلو میں دوسری کلاموں سے افضل ہوتا ہے - توریت انجیل بھی تو خدا کا کلام ہیں - کیا ان میں بھی یہ وصف پایا جاتا ہے ؟

حضرت اقدس نے فرمایا - کہ ان کتابوں کی نسبت قرآن مجید میں یحرفون الکلم عن مواضعہ [6] لکھا ہے وہ لوگ شرح کے طور پر اپنی طرف سے ہی کچھ ملا دیا کرتے تھے اس لئے جو کتابیں محرف مبدل ہو چکی ہیں ان میں یہ نشانی کب مل سکتی ہے ؟ اس پر حضرت حکیم الامت نے عرض کی - کہ حضور توریت میں لکھا ہے "پھر موسیٰ خدا کا بندہ مر گیا اور موسے جیسا کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا اور اسکی قبر بھی آجتک کوئی نہیں جانتا" تو یہ کلام حضرت موسے کی ہوئی کس طرح سکتی ہے - اور انجیل کی نسبت تو عیسائی خود قائل ہیں کہ وہ اصلی جو یسوع کی انجیل تھی نہیں ملتی یہ سب تراجم در تراجم ہیں اور ترجمے مترجم کے اپنے خیالات کے مطابق ہوا کرتے ہیں اور ان میں بہت سا حصہ اس قسم کا پایا جاتا ہے جو دوسروں کا بیان ہے جیسے صلیب کا واقعہ وغیرہ "

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا - کہ یہ ٹھیک بات ہے اگر تمام دنیا میں تلاش کریں - تو قرآن مجید کیطرح خالص اور محفوظ کلام الٰہی کبھی نہیں مل سکتا - بالکل محفوظ اور دوسروں کی دست برد سے پاک کلام تو صرف قرآن مجید ہی ہے - دو باتیں بڑی

یا درکھنے والی ہیں ایک تو قرآن شریف کی حفاظت کی نسبت کہ روئے زمین پر ایک ہی ایسی کتاب نہیں جسکی حفاظت کا وعدہ خود اللہ کریم نے کیا ہو اور جسمیں انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا پرزور اور تحدیانہ دعوے موجود ہو اور دوسرا آنحضرت صلعم کی اخلاقی حالتوں کی نسبت۔ کیونکہ ہمارے نبی کریم صلعم کو ہر ایک طرح کے اخلاق کو ظاہر کرنیکا موقع ملا حضرت موسیٰ کو دیکھو کہ وہ راستہ میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ اور حضرت عیسےٰ تو ہمیشہ مغلوب ہی رہے معلوم نہیں اگر غالب ہوتے تو کیا کرتے مگر ہمارے نبی کریم صلعم نے ہر طرح سے اقتدار اور اختیار حاصل کر کے اپنے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کو اپنے سامنے بلا کر کہدیا

لا تثریب علیکم الیوم

اور پھر یہ بھی دیکھو کہ آنحضرت صلعم اس وقت مبعوث ہوئے تھے جب فسق و فجور شرک اور بت پرستی اپنے انتہا کو پہنچ چکی تھی اور ظهر الفساد فی البر والبحر والا معاملہ ہو رہا تھا اور گئے اس وقت تھے جب ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا والا نظارہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا تھا۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جسکی نظیر تمام دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہی تو کاملیت ہے کہ جس مقصود کے لئے آئے تھے اس کو پورا کر کے دکھا دیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام تو صلیب کا ہی منہ دیکھتے پھرے اور یہودیوں سے رہائی نہ پا سکے مگر ہمارے نبی کریم صلعم نے غالب ہو کر وہ اخلاق دکھائے جنکی نظیر نہیں۔

سوال نمبر سویم - عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت تو قرآن شریف میں کلمۃ اور روح منہ لکھا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا۔ ہم بھی تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدایش کو مس شیطان سے پاک سمجھتے اور دوسرے نبیوں کی ارواح کیطرح انکی روح کو بھی روح منہ مانتے ہیں۔ اور یومن باللہ وکلمتہ پر یقین رکھتے ہیں مگر اس سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی دوسرے انبیاء پر کوئی فضیلت تو ثابت نہیں ہو سکتی۔ آپ ہی بتائیں کہ ہر ایک شخص روح منہ ہوتا ہے یا کسی اور طرف سے۔ سب ارواح خدا تعالیٰ کی مخلوق اور اسی کیطرف سے ہوتی ہیں نہ کہ کسی اور طرف سے ہاں اسمیں ایک لطیف اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ فاسقوں فاجروں کی ارواح کو بسبب ان کے فسق و فجور اور شرک کی گندگی کے روح منہ نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ روح الشیطان ہوتے ہیں۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ وشارکھم فی الاموال والاولاد [۱۵] اور اس طرح سے ہم مانتے ہیں کہ بعض روح الشیطان ہوتے ہیں اور بعض روح منہ ہوتے ہیں۔ بعض آدمی ایسے خراب ہوتے ہیں کہ وہ نہایت ہی خبیث الفطرت اور شیطان خصلت ہوتے ہیں ان سے توقع ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ کبھی رجوع الی اللہ کر سکیں۔ ایسے لوگوں پر روح منہ کا لفظ نہیں بولا جاتا بلکہ وہ روح الشیطان ہوتے ہیں۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر جو روح منہ یا کلمتہ کا لفظ بولا گیا ہے تو وہ بطور ذب اور دفع کے ہے۔ اور اس الزام کو دور کیا گیا ہے جو ان پر لگایا گیا تھا ورنہ کل راستباز اور نیکوکار لوگ روح منہ ہی ہوتے ہیں۔

سوال نمبر چہارم - حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو تو خدا نے بے باپ پیدا کیا تھا۔

حضرت اقدس نے فرمایا۔ اگر بے باپ پیدا ہونا دلیل الوہیت اور ابنیت ہے تو پھر حضرت آدم علیہ السلام بدرجہ اولیٰ اس کے مستحق ہیں۔ کیونکہ نہ انکی ماں، نہ باپ۔ اور خدا فرماتا ہے۔ ان مثل عیسےٰ عند اللہ کمثل آدم اور سوچنے والی بات یہ ہے۔ کہ چونکہ حضرت عیسےٰ کے بے باپ پیدا ہونے سے خلقت کو دھوکا لگنے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے خدا نے آدم علیہ السلام کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کر کے ایک نظیر پہلے ہی سے قائم کر دی تھی لیکن اگر اس کے آسمان پر جانیوالی بات بھی صحیح مانی جاوے تو چاہیئے تھا کہ اللہ تعالیٰ اسکی بھی ایک نظیر قائم کر دیتا۔ اب بتلاؤ جبکہ خدا نے آسمان پر جانیکی کوئی نظیر پیش نہیں کی تو پھر اسی سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے آسمان پہ جانے والی کہانی محض جھوٹی ہے۔ ہمارے نبی کریم صلعم پر جب کفار نے سوال کیا تھا کہ او ترقی فی السماء [۱۵] یعنے آسمان پر چڑھ جاؤ۔ تو خدا نے یہی جواب دیا تھا کہ بشر آسمان پر نہیں جا سکتا جیسے فرمایا۔ قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا [۱۵] اگر بشر آسمان پر جا سکتا تھا۔ تو چاہیئے تھا کہ کفار نظیر پیش کر دیتے۔ افسوس کہ ان لوگوں نے بیوجہ پادریوں کی مدد پر کمر باندھ لی ہے۔ جب وہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی رو سے بشر تو آسمان پر جا نہیں سکتا مگر عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر چلے گئے اس لئے وہ خدا ہیں تو پھر منہ تکتے رہجاتے ہیں۔ اتنا نہیں سمجھتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ایک کمزور اور عاجز انسان تھے اور خدا کے رسول تھے ایک ذرہ بھی اس سے زیادہ نہ تھے اگر وہ خدا تھا تو یہ بار ثبوت عیسائیوں پر ہے کہ وہ کوئی سورج چاند یا زمین کا ٹکڑا دیویں جو اس نے بنائی تھی۔ وہ بیچارے تو ایک مچھر بھی پیدا نہیں کر سکتے تھے۔ قرآن مجید میں تو صاف لکھا ہے کہ وہ ایک عبد تھے کھانے پینے اور دوسرے حوائج کے محتاج تھے اور دوسرے نبیوں کیطرح وفات پا گئے تھے۔

سوال نمبر پنجم - ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کر دیتے ہیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ لگنے موتنے والا وجود تو نہ تھا۔ بلکہ وہ ایک الطف اور نہایت ہی نورانی وجود تھا کس کی غلطی کی اصلاح کیجاوے۔ بخاری میں صاف طور پر ثم استیقظ لکھا ہے۔ یعنے پھر وہ جاگ اٹھے۔ اب بتلاؤ ہم یہ بات کسطرح مان لیں کہ وہ یہی وجود تھا۔ ہمارا تو تجربہ ہے کہ پاک لوگوں کو ایک نورانی وجود ملتا ہے یاد رکھو ایک الہام ہوتا ہے اور ایک رویا اور کشف بھی ہوتا ہے کشف رویا سے بڑھکر ہوتا ہے۔ صاحب کشف جانتا ہے کہ میں ایک اور جگہ پر ہوں اور وہ دوسروں کی آواز بھی سنتا ہے۔ صوفیا کرام اس بات کے قایل ہیں کہ اولیاء اللہ کو ایک نوری جسم ملتا ہے بلکہ بعض اوقات اسے دوسرے لوگ بھی دیکھ لیتے ہیں۔ اور سب صوفی اس بات کے بھی قایل ہوتے ہیں کہ وحی کا سلسلہ بند نہیں ہوتا بلکہ ظلی طور پر انسان نبی بن سکتا مگر کمزوری کے ساتھ وحی دل کہدیتے ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ وہ یہ وجود نہیں تھا جو معراج میں تھا۔ بلکہ وہ ایک اور ہی وجود ہوتا ہے اسی سے انسان مردوں سے بھی ملاقات کرتا ہے۔ اور اس کا نمونہ کسیقدر خواب میں بھی پایا جاتا ہے۔ کہ انسان کا یہ وجود تو چارپائی پر ہوتا ہے۔ مگر ایک آنکھیں ہوتی ہیں جن سے دیکھتا ہے اور ایک پاؤں ہوتے ہیں جن سے چلتا ہے۔ اور خواب کو موت کی بہن بھی اسیواسطے کہا گیا ہے۔ کہ اس سے اس عالم کی کسیقدر سمجھ آجاتی ہے۔

جب بخاری جیسی کتاب میں ثم استیقظ + لکھا ہے اور حضرت عایشہ صدیقہ کا بھی یہی مذہب ہے تو ہمیں کیا بنی ہے جو یونہی کچھ کا کچھ پیش کر دیا کریں معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کا مذہب بھی یہی تھا کہ آنحضرت صلعم کو معراج اس وجود سے نہیں

+ دیکھو بخاری [illegible] از روایت مالک و از روایت شریک بن عبداللہ۔

ریویو

فتح الیزدان المعروف بہ ثبوت یزدان اس نام کا ایک رسالہ منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ نے پنڈت مست رام کے رسالہ مذہب دہرعکس ہنند نام زنگی کافورا کے جواب میں شایع کیا ہے پنڈت مذکور نے اپنا رسالہ وجود باری کے انکار میں لکھا تھا۔ اس کا جواب منشی صاحب موصوف نے عقلی اور فلسفی طرز پر نہایت معقول دیا ہے اور پنڈت مذکور کے مسلمات اور دلائل کی خوب دھجیاں اُڑائی ہیں ضمناً روح اور مادہ کے اناوی ہونے اور نیستی سے ہست ہونے کی بحث بھی قابل دید ہے۔ یہ رسالہ ان نوجوانوں کے لئے بھی مفید ہے جو کالجوں میں فلسفہ کے مضامین پڑھکر ہستی باری تعالیٰ کا انکار کر بیٹھتے ہیں۔ رسالہ مذکور کی چھپائی اور کتابت عمدہ ہے اور کاغذ بھی اچھا لگایا گیا ہے منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ سے ۶؍ قیمت پر ملے گا۔

خیالات یعنی مجموعہ مضامین مختلفہ ۴۳۰ صفحوں کی ایک ضخیم کتاب عمدہ کاغذ پر رفاہ عام سٹیم پریس لاہور نے مندرجہ حاشیہ نام سے خوبصورت چھاپ کر شائع کی ہے۔ اور اس کی قیمت ۱۲؍ فی جلد رکھی ہے اس کتاب کے مصنف خان صاحب مرزا سلطان احمد صاحب افسر مال سیانوالی (پنجاب) ہیں۔ یہ ان مضامین کا مجموعہ ہے جو معزز مصنف نے ملک کے مشہور ماہواری رسایل میں وقتاً فوقتاً لکھے ہیں۔ مرزا سلطان احمد صاحب ایک مشہور اہل قلم ہیں اور نیچرل مضمون نگاری میں انھیں خاص مہارت اور مذاق حاصل ہے۔ اس کتاب میں جو میرے پاس ریویو کے لئے آئی ہے بڑے بڑے عجیب مضامین درج ہیں میں ان لوگوں کو جو علم و ادب سے دلچسپی رکھتے ہیں اور ذہنی فلسفہ اور قدرتی خیالات کی حقیقت اور نیرنگیوں سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں مشورہ دونگا کہ وہ اس کتاب کو ایک مرتبہ ضرور پڑہیں۔ رفاہ عام سٹیم پریس لاہور سے یہ کتاب ۱۲؍ پر ملے گی۔

رفیق مسافران ریلوے بورڈ انڈیا نے رفیق مسافران نام ایک کتاب۔۔ منشی عبد الرشید لائبریرین سے حال میں تالیف کرائی ہے اور اس کی ایک کاپی بصیغہ رجسٹری ایڈیٹر الحکم کو بھی ریویو کے لئے بھیجی ہے۔ اس کتاب کی تالیف میں مؤلف کو بہت محنت کرنی پڑی ہے اور ریلوے بورڈ نے ایسی تالیف سے پبلک کو بہت فایدہ پہنچانے کی کوشش کی ہے اس قسم کی ضروری تالیفات کا ریلوے بورڈ کی طرف سے شائع ہونا ازبس ضروری ہے۔ اس کتاب میں اُن مقامات کا حال لکھا ہے جہاں لوگ بغرض زیارات و دیگر وجوہات سے بکثرت جاتے ہیں اگر بعض مقام ریلوے لائن پر نہیں تو اُن کا فاصلہ وغیرہ امور سے آگاہی دی ہے اور آخیر میں ریلوے کے عام قواعد درج کر دیئے ہیں جن کے نہ جاننے کی وجہ سے عوام کو بعض اوقات سخت تکالیف ہوتی ہیں ہر ایک سٹیشن کا کسی بڑے سٹیشن سے فاصلہ اور ترتیب درجہ کا کرایہ بھی درج کر دیا ہے اور آخیر میں ایک نقشہ ہندوستان بھی دیا ہے یہ کتاب باوجودیکہ عجلت میں طیار ہوئی ہے۔ اور اس وجہ سے بعض فروگذاشتیں بھی ہوئی ہیں مثلاً قادیان کے متعلق لکھا ہے کہ آریوں کا مڈل سکول بھی یہاں ہے حالانکہ وہ عرصہ ہوا بند ہو چکا ہے۔ تاہم نہایت مفید معلومات اور قابل دید مقامات کے حالات اور تصاویر اور ریلوے کے قواعد کی یادداشتوں اور مختلف ریلوے لائنوں کے متعلق ضروری انفرمیشن کا مجموعہ ہے یہ کتاب بڑے سٹیشنوں پر کتابیں بیچنے والوں سے بہت ارزاں ملتی ہے باوجودیکہ اڑھائی سو صفحوں کے قریب نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔

اختر اس نام کا ہفتہ وار اخبار بٹالہ ضلع گورداسپور سے حال میں شائع ہونے لگا ہے اس کے ایڈیٹر منشی غلام محی الدین اختر ہیں۔ ہر قسم کے ضروری مضامین کا مجموعہ ہوتا ہے اور اختر صاحب اخبار کو دلچسپ بنانے کی پوری سعی کر رہے ہیں۔ میں اپنے ہمسایہ ہم عصر کی کامیابی چاہتا ہوں نمونہ بٹالہ سے منگوا لیا جاوے۔

نیرنگی دہر ناولوں کا دور ہے اس لئے ملک میں جس قدر ناول نکلتے ہیں اسقدر علمی کتابیں نہیں نکلتیں۔ یہ ملک کے بگڑے ہوئے مذاق کا ثبوت ہے نیرنگی دہر بھی ایک ناول ہے جو محمد عبد الغفور مینجر ڈیوٹی شاپ علی گڈھ نے لکھا ہے اس میں ناول ہی کے ذریعہ نوجوانوں کے بگڑے ہوئے اخلاق اور عادات کی اصلاح کی سعی کی ہے اور نفس مضمون کے لحاظ سے یہ ناول نوجوانوں کے پڑھنے کے قابل ہے قیمت ۱۲؍ ہے۔

مُبادی الصرف والنحو یہ مختصر سا رسالہ حضرت حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کی تصنیف ہے جو آپ نے بچوں۔ نوجوانوں اور دوسرے مشاغل سے کم فرصت لوگوں کے لئے لکھا ہے تاکہ وہ تھوڑا سا وقت نکالکر بھی عربی صرف و نحو میں اتنی واقفیت پیدا کر لیں جو انھیں قرآن مجید اور دوسری دینی کتابوں کے مطالعہ کے لئے مدد دے سکے یہ رسالہ اب دوسری مرتبہ مناسب اصلاح اور ترمیم کے بعد نہایت عمدہ اور خوشخط رفاہ عام سٹیم پریس میں سیّد عبد الحیی عرب نے چھپوایا ہے اور ۲؍ قیمت پر عرب صاحب ہی سے ملے گا۔ چونکہ تھوڑی کاپیاں چھاپی گئی ہیں اس لئے جلد منگوا لینا چاہیئے۔

عید فنڈ کی طرف توجہ کرو

عید سعید کی تقریب بہت ہی قریب ہے اور اس اخبار کے بعد دوسرا نمبر یقیناً عید کے بعد شائع ہوگا اس لئے جملہ احمدی احباب کو عموماً اور احمدی انجمنوں کو خصوصاً توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ **عید فنڈ** نہایت مستعدی اور ہمت اور دلی جوش سے وصول کر کے مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضروریات کے لئے یہاں روانہ کریں اور ایسا ہی مساکین کے لئے صدقہ عید الفطر حسب معمول باقاعدہ جمع کر کے بھیجیں میں اُمید کرتا ہوں یہ مختصر تحریک یاددہانی کا کام دیگی

خطبۂ جمعہ

از حکیم الامت ۱۸/اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - اما بعد - اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم $\frac{26}{14}$

بعضے گناہ ہوتے ہیں کہ وہ اور بہت سے گناہوں کو بلانے والے ہوتے ہیں - اگر ان کو نہ چھوڑا جائے تو اُن کی ایسی ہی مثال ہے کہ ایک شخص کے بتوں کو تو توڑا جائے مگر بُت پرستی کو اُس کے دل سے دور نہ کرایا جاوے - اگر ایک بت کو توڑ دیا تو اُس کے عوض سیکڑوں اور تیار ہو سکتے ہیں - مثلاً صلیب ایک پیسہ کو آتی ہے اگر کسی ایک کی صلیب کو توڑ ڈالیں تو لاکھوں اور بن سکتی ہیں - غرض جب تک شرارتوں اور گناہوں کی ماں اور جڑ دور نہ ہو تب تک کسی نیکی کی امید نہیں ہو سکتی - اور تاوقتیکہ اصلی جڑ اور اصلی محرک بدی کا دور نہ ہو - فروعی بدیاں بکلی دور نہیں ہو سکیں - جب تک بدیوں کی جڑ نہ کاٹی جاوے تب تک وہ اور بدیوں کو اپنی طرف کھینچے گی اور دوسری بدیاں اپنا پیوند اس سے رکھیں گی مثلاً شہوت بد ایک گناہ ہے - بدنظری - زنا - لواطت - حسن پرستی - سب اسی سے پیدا ہوتی ہیں - حرص اور طمع جب آتا ہے تو چوری جعلسازی ڈاکہ زنی ناجائز طور سے دوسروں کے مال حاصل کرنے اور طرح طرح کی دھوکہ بازیاں سب اسی کی وجہ سے کرنی پڑتی ہیں - غرض یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ بعض باتیں اصل ہوتی ہیں - اور بعض ان کی فروعات ہوتی ہیں - جو لوگ اللہ تعالےٰ کو نہیں مانتے وہ کوئی حقیقی اور سچی نیکی ہرگز نہیں کر سکتے - اور وہ کسی کامل خلق کا نمونہ نہیں دکھا سکتے - کیونکہ وہ کسی صحیح نتیجہ کے قائل نہیں ہوتے - مَیں نے بڑے بڑے دہریوں کو مل کر پوچھا ہے کہ کیا تم کسی سچے اخلاق کو ظاہر کر سکتے ہو اور کوئی حقیقی نیکی عمل میں لا سکتے ہو تو وہ لاجواب سے ہو کر رہ گئے ہیں - ہمارے زیر علاج بھی ایک دہریہ ہے مَیں نے اس سے یہی سوال کیا تھا تو وہ ہنس کر خاموش ہو گیا تھا - ایسے ہی جو لوگ قیامت کے قائل نہیں ہوتے وہ بھی کسی حقیقی نیکی کو کامل طور پر عمل میں نہیں لا سکتے - نیکیوں کا آغاز جزا سزا کے مسئلہ سے ہی ہوتا ہے جو شخص جزا سزا کا قائل نہیں ہوتا وہ نیکیوں کے کام بھی نہیں کر سکتا - ایسے ہی جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے اس قسم کے الفاظ سے مجھے رنج پہنچتا ہے وہ کسی کی نسبت ویسے الفاظ کیوں استعمال کرنے لگا - یا جو شخص اپنی لڑکی سے بدنظری اور بدکاری کروانا نہیں چاہتا اور اسے ایک بُرا سا سمجھتا ہے وہ دوسروں کی لڑکیوں سے بدنظری کرنا کب جائز سمجھتا ہے - ایسے ہی جو اپنی ہتک کو بُرا خیال کرتا ہے وہ دوسروں کی ہتک کبھی نہیں کرتا - بہرحال یہاں اللہ تعالےٰ نے گناہوں سے بچنے کا ایک گُر بتایا ہے -

یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم

ایماندارو! ظن سے بچنا چاہئے کیونکہ بہت سے گناہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں اور آں حضرت صلعم نے فرمایا ہے -

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث - ایک شخص کسی کے آگے اپنی ضرورتوں کا اظہار کرتا ہے اور اپنے مطالب کو پیش کرتا ہے - لیکن اس کے گھر کی حالت اور اس کی حالت کو نہیں جانتا اور اس کی طاقت اور دولت سے بے خبر ہوتا ہے - اپنی حاجت براری ہوتے نہ دیکھ کر سمجھتا ہے کہ اُس نے جان بوجھ کر شرارت کی اور رہبری و دستگیری سے مُنہ موڑا - تب محض ظن کی بنا پر اس جگہ جہاں اس کی محبت بڑھنی چاہئے تھی - عداوت کا بیج بویا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ ان گناہوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے جو عداوت کا پھل ہیں - کئی لوگوں سے مَیں نے پوچھا ہے کہ جب تم نے میرا نام سُنا تھا تو میری یہی تصویر اور موجودہ حالت کا یہی نقشہ آپ کے دل میں آیا تھا یا کچھ اور ہی سما اپنے دل میں آپ نے باندھا ہوا تھا - تو انھوں نے یہی جواب دیا ہے کہ جو نقشہ ہمارے دل میں تھا اور جو کچھ ہم سمجھے بیٹھے تھے وہ نقشہ نہیں پایا - یاد رکھو بہت بدیوں کی اصل جڑ سؤ ظن ہوتا ہے - مَیں نے اگر کبھی سؤ ظن کیا ہے - تو اللہ تعالےٰ نے میری تعلیم فرما دی کہ بات اسکے خلاف نکلی ہیں اس میں تجربہ کار ہوں - اس لئے نصیحت کے طور پر کہتا ہوں کہ اکثر سؤ ظنیوں سے بچو اس سے سخن چینی اور عیب جوئی کی عادت بڑھتی ہے - اسی واسطے اللہ کریم فرماتا ہے - ولا تجسسوا! تجسس نہ کرو - تجسس کی عادت بدظنی سے پیدا ہوتی ہے - جب انسان کسی کی نسبت سؤ ظنی کی وجہ سے ایک خراب رائے قایم کر لیتا ہے تو پھر کوشش کرتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس کے کچھ عیب مل جاویں اور پھر عیب جوئی کی کوشش کرتا اور اسی جستجو میں مستغرق رہتا ہے - اور یہ خیال کر کے کہ اس کی نسبت مَیں نے جو یہ خیال ظاہر کیا ہے اگر کوئی پوچھے تو پھر اس کا کیا جواب دوں گا - اپنی بدظنی کو پورا کرنے کے لئے تجسس کرتا ہے اور پھر تجسس سے غیبت پیدا ہوتی ہے - جیسے فرمایا اللہ کریم نے

ولا یغتب بعضکم بعضا

غرض خوب یاد رکھو کہ سؤ ظن سے تجسس اور تجسس سے غیبت کی عادت شروع ہوتی ہے - اور چونکہ آجکل ماہ رمضان ہے اور تم لوگوں میں سے بہتوں کے روزے ہوں گے اس لئے یہ بات مَیں نے روزہ پر بیان کی ہے - اگر ایک شخص روزہ بھی رکھتا ہے اور غیبت بھی کرتا ہے اور تجسس اور نکتہ چینیوں میں مشغول رہتا ہے - تو وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے جیسے فرمایا -

ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ

اب جو غیبت کرتا ہے وہ روزہ کیا رکھتا ہے وہ تو گوشت کے کباب کھاتا ہے اور کباب بھی اپنے مُردہ بھائی کے گوشت کے -

اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ غیبت کرنے والا حقیقت میں ہی پیا بد آدمی ہوتا ہے جو اپنے مُردہ بھائی کے کباب کھاتا ہے - مگر یہ کباب ہر ایک آدمی نہیں دیکھ سکتا - ایک صوفی نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک شخص نے کسی کی غیبت کی - تب اس سے قے کرائی گئی تو اس کے اندر سے بوٹیاں نکلیں جن سے بُو بھی آتی تھی - یاد رکھو یہ کہانیاں نہیں - یہ واقعات ہیں - جو لوگ بدظنیاں کرتے ہیں وہ نہیں مرتے جب تک اپنی نسبت بدظنیاں نہیں سُن لیتے اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور درد دل سے کہتا ہوں کہ غیبتوں کو چھوڑ دو بغض اور کینہ سے اجتناب اور بکلی پرہیز کرو اور بالکل الگ تھلگ رہو - اس سے بڑا فایدہ ہوگا - میری نہ کوئی جاگیر مشترکہ ہے نہ کوئی مکان مشترکہ ہے میرا کوئی معاملہ دُنیا کا کسی سے مشترکہ نہیں اسی طرح میں اوروں پر قیاس کرتا ہوں کہ وہ بھی یہاں آکر الگ تھلگ ہوں گے - اور اگر کچھ معمولی سی شراکت ہوگی بھی تو کوشش کرنے سے بالکل الگ رہ سکتے ہیں - انسان خود بخود اپنے آپ کو پھندوں میں پھنسا لیتا ہے ورنہ بات سہل ہے جو لڑکے دوسروں کی نکتہ چینیاں اور عیبتیں کرتے ہیں اللہ کریم ان کو پسند نہیں کرتا - اگر کسی میں کوئی غلطی دیکھو تو خدا تعالےٰ سے اس کے لئے دعا کرو کہ اُس کی وہ غلطی نکال دیوے - اور اپنے فضل سے اس کو راہ راست پر چلنے کی توفیق دیوے - یاد رکھو اللہ کریم تواب الرحیم ہے وہ معاف کر دیتا ہے - جب تک انسان اپنا نقصان نہ اُٹھائے اور اپنے اوپر تکلیف گوارا نہ کرے کسی دوسرے کو سکھ نہیں پہنچا سکتا - بد صحبتوں سے بکلی کنارہ کش ہو جاؤ - خوب یاد رکھو کہ ایک جوہر طبعی یا لہار کی بھٹی یا کسی عطار کی دوکان کے پاس بیٹھنے سے ایک جیسی حالت نہیں رہا کرتی - ظن کے اگر قریب بھی جانے لگو تو اس سے بچ جاؤ - کیونکہ اس سے پھر تجسس پیدا ہوگا - اور اگر تجسس تک پہنچ چکے ہو تو پھر بھی رُک جاؤ کہ اس سے غیبت تک پہنچ جاؤ گے - اور یہ ایک بہت بُری بداخلاقی ہے اور مردار کھانے کی مانند ہے -

واتقوا اللہ ان اللہ تواب الرحیم -

تقویٰ اختیار کرو اور پورے پورے پرہیزگار بن جاؤ - مگر یہ سب کچھ اللہ ہی توفیق دے تو حاصل ہوتا ہے - ہم تو انباروں کے انبار ہر روز معرفت کے پیش کرتے ہیں - گو فائدہ تو ہوتا ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ بہت فائدہ ہو اور بہتوں کو ہو - خدا تعالیٰ توفیق عنایت فرماوے - آمین - (محمد ظہیر الدین عفی عنہ)

یاد رکھنے والا نکتہ

گناہ گار انسان کا دل بیمار ہوتا ہے - جیسے بیمار کو میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے - ویسے ہی گنہ گار انسان کو بھلی باتیں بُری معلوم ہوتی ہیں - مبارک انسان وہ ہے جو اپنی حالت کا مطالعہ کرتا ہے - گناہ کا چھوڑنا دل کے لئے حیوۃ ہے اور نفس کے خلاف کرنا اسکے لئے بہتری کا باعث ہے کیونکہ بیجا شہوت حرص اور طمع نفس کی بیماریوں میں سے مہلک بیماریاں ہیں - (ظ)

ڈائیری طیبہ

فرمایا - حال ہی میں بعض مولویوں نے لکھا ہے کہ حضرت عیسٰے اور اُن کی ماں ہی مس شیطان سے پاک ہیں اور اس کی تائید میں بخاری وغیرہ کتابوں کی حدیثیں پیش کی ہیں - اگر

مولوی اور مس شیطان

انصاف کی پابندی ہوتی تو یہ لوگ قرآن مجید کو دیکھتے اس میں تو صاف طور پر ان عبادی لیس لک علیہم سلطان لکھا ہوا ہے احادیث کو تو اسی حد تک ماننا چاہئے جس حد تک وہ قرآن مجید کی تعلیم اور آں حضرت صلعم کی عصمت کے خلاف نہ ہوں - ہمارا تو ایمان ہے کہ سب انبیاء پیدائش سے ہی معصوم ہوتے ہیں اور جن کو اللہ کریم نبی اور رسول اور دنیا کے لئے اسوہ حسنہ بنانا چاہتا ہے - ان کو شیطانی مس سے ہر طرح سے بچائے رکھتا ہے - حضرت عیسٰے تو ایک خاص قوم کے ہادی بن کر آئے تھے انھیں کے مقابلہ

مختص القوم رسول

پر ان کو شیطانی مس سے پاک کہا گیا ہے کیونکہ بموجب بیان انجیل یہودی لوگ جو حضرت عیسیٰ کے دشمن تھے سب کے سب حرام کار اور شیطان کے فرزند تھے - اور چونکہ وہ لوگ حضرت مریم کو متہم کرتے اور (معاذ اللہ) ایک شخص یوسف نام کا الزام لگاتے ہیں اس لئے دفع اور ذب کے طور پر کہا گیا کہ حضرت عیسٰے مس شیطان سے پاک ہیں اور حضرت مریم فاسقہ نہیں بلکہ صدیقہ ہے - دوسرے انبیاء

صدیقہ کہکر الزام دور کیا

پر یہ اشتبہات ہی نہیں اُٹھے تو تردید کس کی کیجاتی - افسوس کہ ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ کی توحید اور عظمت پر الزام لگائے اور ہمارے نبی کریم صلعم کی ذات پر حملے کئے اور اس طرح سے عیسائیوں کی پوری پوری مدد کی - اگر قرآن مجید میں ان عبادی لیس لک علیہم سلطان اور اسی قسم کی دوسری آیات نہ بھی لکھی ہوئی ہوتیں

سچی محبت

تو بھی ہم اس عشق اور محبت کی وجہ سے جو کہ آنحضرت صلعم سے ہمیں ہے ان کو بالکل پاک اور پیدائش سے ہی معصوم سمجھتے -

---

فرمایا تزکیہ نفس ایک ایسی چیز ہے کہ قرآن مجید کے بہت سے حصہ کی سمجھ اس کے بغیر آہی نہیں سکتی - جن لوگوں کا

تزکیہ نفس

تزکیہ نفس ہوتا ہے اور جو پاک دل اور مطہر لوگ ہوتے ہیں ان کو بہت سی باتیں خود بخود ہی ایسی سوجھ جایا کرتی ہیں - جو کہ قرآن مجید کے منشا کے مطابق ہوتی ہیں - اور قرآن مجید خود بخود ہی حل ہوتا جاتا ہے -

بھلا دینے والا نکتہ

جن لوگوں کے دل میں یہ خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسمانی مُردے زندہ کرتے تھے اور خود بھی موت سے بچکر آسمان پر جا بیٹھے تھے - ان کو چاہئے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس آبائی وہم کو دل سے دور کر دیں کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات کے بھی برخلاف ہے اور نیز عقل اور نقل پر بھی یہ خیال پانی پھیرتا ہے - (ظ)